یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن وزبازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار بصول ڈاک

سالانہ ششماہی

خریداران ممالک بیرون سے ۱۰ شلنگ ۶ شلنگ

عام سے ۔ ۔ ۔

برابر جہاز مین جاویگا۔ وہان سے پھر خشکی کا رستہ موجودہ رواج کے مطابق اونٹون پر طے کریگا۔ اخبار مقطم کی قابل تشخیر رائے کے مطابق اوسکے سفر کا وہ حصہ جائز ہے جو یا تو سے پشاور تک طے ہوا۔ باقی حصہ کی نسبت غالباً حضرت یہ فتوی دینگے کہ اسی مناسب ہی کہ پشاور سے بمبئی تک تو پیادہ پا سفر کرے اور بمبئی سے جدہ تک سمندر مین کود پڑے۔ اگر پیراک ہی۔ اور اس قدرت کا پیراک ہی کہ سمندر مین پچیس تیس دن تک بے آب و دانہ زندہ رہکر اس فرض الٰہی کو ادا کر سکتا ہے تو فبہا المراد ورنہ راستے مین ہی غرق ہو جائے۔ کیونکہ قرآن مجید کے الفاظ مین جہاز کا کہین کہیگا ہی ذکر نہین۔ اب اگر ان حضرت کے استدلال کو صحیح مانین تو جتنے لوگ افغانستان ترکستان اور ہندوستان سے جہازون پر سوار ہو کر مکہ معظمہ کو جاتے ہین اونکے لیئے معاذ اللہ حق تعالیٰ نے حج کی مناہی کر دی ہے۔ اور جتنے لوگ آجتک ان ملکون سے گئے ہین اونکی محنت اکارت گئی ؎

حیف بریں دانش و آئین او کو رشدہ دیدہ حق بین او

اگرچہ یہ دلیل مخالف کو ساکت کرنیکے لیئے کافی ہے اور یقیناً ہر ایک معقول آدمی اس صاف اور صحیح بحث سے مطمئن ہوگا۔ تاہم مزید اطمینان کے لیئے ہم اسی پر کفایت نہین کرتے بلکہ اس لفظ پرست کو دکھانا چاہتے ہین کہ جس قرآن سے وہ اتنے جز یقبل اور کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق بن کر ریل کے سفر کو ممنوع ثابت کرنا چاہتا ہے اوسی قرآن مین صاف الفاظ مین ریل کے سفر کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ ویخلق مالا تعلمون (اور اسی نے گھوڑون اور خچرون اور گدھون کو پیدا کیا۔ تاکہ تم اون سے سواری لو۔ اور (سواری کے علاوہ بھی چیزین موجب زینت بھی ہین) اور وہی (اور بہت چیزین) پیدا کرتا ہے جن کو تم نہین جانتے۔) ہمارا اور ہر ایک مسلمان کا ایمان ہی کہ قرآن مجید کلام الٰہی ہے۔ اور خدا کا علم قدیم ہے۔ حقتعالیٰ کو علم تھا کہ ایک زمانہ ایسا بھی ہوگا کہ ریل ایجاد ہوگی۔ اور لوگ اوس مین سفر کرین گے۔ بلکہ عجب نہین کہ زمانہ اور ترقی کرے اور کوئی ایسی وسائل سفر معلوم ہون جو اس وقت ہمارے خواب و خیال مین بھی نہین مگر آئندہ کو ہونے والی ہین۔ اسلیئے حقتعالیٰ نے یہ جامع فقرہ فرما دیا ہے جس کو صاف معنی یہ ہین کہ ہم اور چیزین بھی تمہاری سواری کے لیئے پیدا کرین گے جن کا تمہین علم نہین۔ اب اس صریح اور صاف تفسیر سے جو کسیطرح سے تاویل نہین۔ ریل یا جہاز کے ذریعہ سے سفر کرنا بلکہ آئندہ ترقیات سے متمتع ہونا ہر مسلمان کے لیئے جائز ہے۔

(۲) دوسرے معترض جو اس تجویز کے مخالف ہین اونکا اسم مبارک حاجی محمد مصطفےٰ خان ہی۔ انہون نے اپنے پاکیزہ خیالات اوس اخبار لکھنؤ مطبوعہ ۱۴- اگست مین شایع کیے ہین۔ اور اپنے مضمون کا عنوان "حجاز ریلوے پر ایک نظر" لگایا ہے۔ مضمون تو بہت طولانی ہے مگر اوسکا حاصل و دل یہ ہے (۱) اونٹ پر بڑے آرام سے لمبی مسافت طی ہوتی ہے (۲) اونٹ کی آہستہ خرامی سے گناہ دور ہوتے ہین (۳) ہمنے ایکدفعہ بمبئی تال کا سفر ٹانگہ مین کیا تہا جس سے سخت تکلیف ہوئی۔ ٹٹو اور خچان مین بڑا آرام ملا (۴) جن لوگون نے وار جلنگ کا سفر بذریعہ ریل کیا ہے وہ بیان کرتے ہین کہ بڑی بے لطفی ہوتی ہے (۵) ریل کی چال متکبرانہ ہے۔ (۶) ریل کی گڑگڑاہٹ اور انجن کی سیٹیان شرعاً جائز نہین۔ اور ارواح طیبہ کو معاذ اللہ تکلیف دہ ہین۔

نمبر ۱ اور ۲ تو ہماری سمجھ مین نہ آیا کہ ان وجوہات کو حجاز ریلوے سے کیا تعلق ہے۔ اور حضرت نے اپنے اوپر اپنے احباب کے قیمتی تجربہ کو کیون اسطرح بے محل ضایع کر دیا۔ گورنمنٹ اوف انڈیا کو ضرورت تہا کہ اونہین ریلوے کانفرنس کا ممبر بناتی۔ جہان حضرت اپنے اس معلومات جدیدہ کے ذخیرہ کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کرتے تاکہ پبلک اس سے مستفید ہوتی۔ اور اگر گورنمنٹ سے سہو ہو گیا تہا تو یہ حضرت خود ہی ایک میمورییل اپنی ان انوکہی مشاہدات کا بھیجدیتے۔ یقین تہا کہ وہ کاغذ بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ اور گورنمنٹ اور رعایا دونون اونکی ازبس مشکور و ممنون ہوتے۔

نمبر ۱- تو وہ کہی جسنے کبھی ریل پر سفر نہ کیا ہو ورنہ کونسی عقل سلیم یہ مانیگی کہ اونٹ کا سفر بمقابلہ ریل کے

زیادہ آسایش دیتا ہی۔ دنیا کے عقلمندون کا اتفاق ہے کہ زمانہ حال مین جس قدر وسایل سفر دریافت ہوئے ہین اون سب مین سے بلحاظ وقت، قلت مصارف، سرعت، سہولت، آسایش جسمانی ریل سے بہتر کوئی سواری نہین۔ اور اسی بنیاد پر روم، مصر، ترکستان۔ افغانستان غرضکہ جمیع بلاد اسلامی کے مسلمانون کا (باستثناء حاجی صاحب) اتفاق ہے کہ حجاز ریلوے جاری ہو۔ مگر حاجی صاحب کے دلایل کچھ ایسے ماورا ہین کہ آجتک کسیکے ذہن مین نہ آئے۔ اور اب بھی باوجودیکہ اونہین ظاہر ہوئے ایک مہینہ سے زیادہ دیر ہو چکی ہے۔ مگر ہمارے ذہن مین نہین آتے۔ حق یون ہے کہ ایسے عالی خیالات اونہین کی سمجھ مین آتے ہین جو حاجی صاحب جیسے باریک بین ہون۔ عوام جہال کے ذہن وہانتک منتقل نہین ہو سکتے۔ ہم نہایت ادب کے ساتھ حاجی صاحب سے دریافت کرتے ہین کہ اونہون نے اپنے سفر حج مین کن وسایل سے کام لیا تہا۔ آیا علیگڈہ سے بمبئی تک پا پیادہ تشریف لیگئے تہے۔ اور بمبئی سے غوطہ لگا کر جدہ جا پہونچے تہے؟ اگر حاجی صاحب اپنے وسایل سفر حجاز کے متعلق مفصل طور پر ارقام فرماتے تو ضرور تہا کہ انکے خیالات کے پیرو نہین اپنا دستور العمل بناتے۔

نمبر ۳ اور نمبر ۴ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت کیلیئے یہ زمانہ موزون نہین۔ لازم تہا کہ آپ خلفائے عباسیہ کے زمانہ مین ہوتے۔ کیونکہ اون دنون مین اجتہاد کا بڑا زور تہا۔ اور آجکل کے زمانہ مین اگر اجتہاد بند نہ ہوا ہوتا تو یقین تہا کہ لوگ آپ کو آئمہ اربعہ کا ہمدوش ضرور ہی شمار کرتے۔ مقام انصاف ہی کہ (الف) ریل کی متکبرانہ چال کا مسئلہ (ب) ٹیم کی آواز سے ارواح طیبہ کو تکلیف پہونچنا (ج) اونٹ کی آہستہ خرامی سے گناہون کا زایل ہونا کتنے پایہ کے مسئلے ہین اور ہمارے مجتہد العصر نے کس قابلیت سے اور کیسے اجتہاد کیا ہی۔ بلا سے اگر اجتہاد بند بھی ہو گیا تہا اگر اسوقت اسلامی سلطنت ہی ہندوستان مین ہوتی تو یقین تہا کہ آپ کو قاضی القضات کا عہدہ ملتا۔ اور اسی وسیلہ سے مسلمان آپکے علم و فضل اور تبحر علمی اور استنباط مسایل سے مستفیض ہوتے۔ ہمین مسلمانون کیحالت پر بہت افسوس ہی کہ اول تو اونمین کوئی قابل پیدا نہین ہوتا اور اگر اتفاقاً کوئی ہوتا ہے تو اوسکی ذہانت اور فطانت اسطرح ضایع جاتی ہے۔ ایک بات مجتہد العصر لکھنا بھول گئے وہ یہ کہ آیا اونٹ کی سواری سے کبیرہ گناہ زایل ہوتے ہین یا صغیرہ۔ غالباً بلحاظ اوسکی جسامت اور قدوقامت کے کبیرہ ہی زایل ہوتے ہونگے۔ اگر ہمارا یہ قیاس صحیح ہے تو گدہے کی سواری سے جو عرب مین بعد اونٹ کے دوسرے درجہ پر شمار ہوتا ہے صغیرہ گناہ زایل ہونے چاہیئے۔ لوگ خواہ مخواہ کفارۃ الذنوب کیلیئے کیا کیا سختیان جھیلتے ہین۔ کہین مناجات کہین دعیہ ماثورہ کے وظیفہ عمر بھر پڑھتے ہین اور ہمارے مولانا نے کیا سہل علاج فرما دیا کہ ہم خرما و ہم ثواب سیر کی سیر اور وہ بھی پیادہ نہین سواری پر اور گناہون کی مغفرت علاوہ برآن جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ آخر مین ہم مولانا کی خدمت مین نیازمندانہ عرض کرتے ہین کہ بہ اے خدا ان خوش اعتقادی کے خیالات کو اپنے ہی تک محدود رکھین۔ اور چلبلاہٹ ظاہر کر کے عقران زار کشمیر یا دیوار قہقہ نہ بنین۔ اور ذرا یہ تو سوچین کہ وہ دین نبی کی امت ہی ہین جسکی پاک زندگی کا مقدس مشن یہ تہا کہ پرانی جہالت کی رسمون کا قلع قمع کرے جسنے اپنی ساری گرانمایہ زندگی فقط اسی مین صرف کی کہ بنی نوع انسان جہالت کی تاریکی سے نکلکر تہذیب اور شایستگی کی شاہراہ پر آئین جسنے باوجود امی ہونیکے اطلبوا العلم ولو بالصین کہکر اپنے پیرون کو علم کی دریوزہ گری کی تحریص دی جسنے الدین یسر کا جانفزا مژدہ سناکر ترقی اور فلاح کا دروازہ کہولدیا جسنے لا رھبانیۃ فی الاسلام کہکر مسلمانون کو بیکار و بیزار بنانیوالی جھی اور پاک تعلیم کا یہ اثر تہا کہ اوسکے شاگردون نے باوجودیکہ خود دنیا اور اوسکے مکروہات سے بالکل پاک تھے ربع مسکون کو زیر نگین کیا۔ اور پھر اس قابلیت۔ عدل و انصاف اور تدبر کے ساتھ سلطنت کی کہ آجتک اونکی آئین اور قوانین واجب التقلید سمجھے گئے ہین۔

فاروق اعظمؓ کے عہد مین بہت سی اصلاحین طرز تمدن معاشرت بلکہ معاملات مذہبی مین عمل مین آئین جنہین اہل سیر اولیات عمرؓ کے نام سے تعبیر کرتے ہین۔ کیا کوئی مسلمان یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہی کہ انہون نے رسول اللہؐ کے احکام سے تجاوز کیا ہرگز نہین۔ بات یہ ہے کہ وہ مقتضائے وقت پہچانتے تھے اور ساتھ ہی یہ بھی بخوبی جانتے تھے کہ ہمارے مرشد برحق کی اجازت ہی کہ اقتضائے وقت سمجھکر اوسکو مطابق کلام کر دینے ہی

وہ کیونقت پر اصلاح اور ترقی سے نہ چوکے۔ اور اسلام کی روز افزون ترقی اسی اصول پر مبنی ہے۔ اگر خدانخواستہ اونکے خیالات بھی ایسے ہی تنگ ہوتے تو نہ اسلام عرب سے باہر نکلتا اور نہ آج کلمہ گو کہلانے کا فخر ہمین حاصل ہوتا۔

(۳) تیسرے معترض صاحب کا اسم شریف مولوی عزیز الدین احمد صاحب ہی عجب نہین کہ یہ وہی عزیز الدین احمد ہین جو ممالک مغربی شمالی مین ڈپٹی کلکٹر ہین۔ اونہون نے ۲۳ ستمبر کے پایونیر مین ایک خط شایع کرایا ہے جس کا ملخص یہ ہے (۱) سید احمد خانصاحب مرحوم نے ثابت کر دیا تھا کہ سلطان روم خلیفۃ المسلمین نہین۔ اور یہ اونہین تحریرون کا ثمرہ ہے کہ پنجاب اور ممالک مغربی شمالی مین مسلمانون نے بمبئی اور مدراس کیطرح سلطان کی سلور جوبلی کے موقع پر کوئی اظہار خوشی نہ کیا (۲) چیریٹی بیگنز ایکٹ ہوم کے اصول پر ہمین اول ہندوستان کے قحط زدونکی دستگیری کیلئے کوشش کرنی چاہیئے (۳) بدون اجازت گورنمنٹ ایسا چندہ فراہم کرنا مناسب نہین چنانچہ لنڈن کے لارڈ میر نے قحط زدگان ہند کے لیئے اوس وقت تک چندہ کی فہرست نہ کھولی جب تک وزیر ہند نے اسے منظور نہ کیا۔

اس تحریر کو معترض نے نہ تو وہ مذہبی رنگ دیا ہے جو اخبار مقطم کے ایڈیٹر نے اپنے آرٹیکل کو دیا ہے اور نہ ہمین علیگڈھی اشرف الحجاج صاحب کی وطنیت ہی۔ برخلاف اسکے یہ ایک دنیادار کا مضمون ہے جسکی ظاہرا کوشش یہ ہے کہ اوسکے ہمقوم پولیٹکل نقرشون سے محفوظ رہین۔ اگر یہ کوشش نیک نیتی سے قوم کو بچانے کیلئے ہوتی تو ہمین شک نہین کہ مولویصاحب عام اس سے کہ اونکی تنبیہ صحیح ہو یا غلط شکریہ کے مستحق ہوتے۔ لیکن نیت کا حال تو سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہین مگر بحسب ظاہر اگر اونکی نیت بخیر ہوتی تو وہ یہ مضمون ایک انگریزی اخبار مین شایع نہ کراتے سینکڑون اردو اخبار ہین اونمین سے کسی مین اپنا مضمون بھیجدیتے جن کی ذریعہ سے اشتہار اور اعلان جو اونکا مقصد تہا اچھی طرح ہو سکتا تھا۔ مگر پایونیر جیسے اخبار مین (جو انگریزون کی نظر سے زیادہ گذرتا ہے) چھپوانیسے یہ نتیجہ بآسانی نکلتا ہے کہ آپکا مقصد یہ تھا کہ بمبئی اور مدراس کے مسلمانون کو جو قوم کے جزو اعظم ہین) اپنے حسابون حکام انگریزی کی نظرون مین بدنام اور نمکحرام ظاہر کرین اور اپنے آپ کو ملتا شاہ اللہ خیر خواہ اور نمکحلال دکہا کر گورنمنٹ سے ترقی جاہ و منصب کا مستحق قرار دین ہماری دعا ہے کہ آپ اپنے ارادی مین (جہانتک اونکی ذات سے تعلق ہے) کامیاب ہون۔ مگر اتنا کہنے سے ہم رک نہین سکتے کہ ذاتی ترقی کیلئے ایسے وسائل اختیار کرنا بہت برا ہے اور یہ بھی خیال ہے کہ گورنمنٹ اور اوسکے عمال ایسی کچی گولیان نہین کہ آپ کو فقط ان چار سطرون کے لکھنے پر بلا تحقیق فائز المرام کر دین اور یہ سمجھ بیٹھین کہ پنجاب اور ممالک مغربی شمالی مین نہ جانے کیا ہوگیا جو محض مولوی عزیز الدین احمد صاحب کو بر محل انتباہ سے روک گیا۔ اب ہم اصل مضمون کے جواب کیطرف متوجہ ہوتے ہین

(۱) ہمارا منشاء ہرگز نہین کہ ہم قبلہ سرسید مرحوم کی شان مین کوئی ایسا لفظ لکھین جو اونکی حیثیت کے خلاف ہو مگر مجبورا ہمین اسقدر ضرور لکھنا پڑا ہے کہ سید صاحب کو زندگی مین اگر ناکامیابی ہوئی ہے تو اسی معاملہ مین۔ سید صاحب کی جادو بیانی اور قوم کی ارادت کا یہ عالم تہا کہ اونہون نے لکھنؤ کی دو گھنٹہ کی تقریر سے ہندوستان کے چھ کروڑ مسلمانون کو یکقلم کانگریس کی مخالف بنا دیا۔ فقط کانگریس پر کیا منحصر ہے اونکی ہر ایک بات پر مسلمان آمنا و صدقنا کہنے کو تیار تھے اونکا ہر ایک فقرہ ہندوستان کے مسلمانون کیلئے دستور العمل تہا۔ مگر خلافت کے معاملہ مین اگرچہ اونہون نے بڑا زور دیا مگر مسلمانون نے بالاتفاق اون سے اختلاف کیا۔ اور اونکی رائے کو مطلق نہ مانا اور اونہون نے بھی جب لوگون کو اطاعت کیلئے آمادہ نہ پایا تو ناچار اس مضمون سے دستکش ہوگئے۔ اور باوجودیکہ اس کے بعد بہت دنون زندہ رہے مگر بھولکر بھی اس مسئلہ کو نہ چھیڑا۔ (۲) اگر مولویصاحب کا دیرپردہ یہ منشاء ہے کہ سید صاحب کی لیڈری مین اونکی وفات کے بعد نقص پیدا کرین۔ تو بسم اللہ ہم دکہانیکو تیار ہین مگر مرحوم کو اس بارہ مین کہانتک ناکامیابی ہوئی قطع نظر ان ساری باتون کے اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ سلطان روم خلیفۃ المسلمین نہین (جو بالکل غلط ہے) تاہم ہمین تعجب ہے کہ حجاز ریلوے کو اس خلافت سے کیا تعلق ہے۔ اسکام کیلئے اگر شریف مکہ یا کم سے کم ایک بیت اللہ کا مجاور بلکہ ایک نصرانی اور ملحد بھی تحریک کرتا تو ہمارا فرض تہا کہ خلق اللہ کے آرام اور آسائش کو پیش نظر رکھکر بڑہ کر لبیک کہتے۔ چہ جائیکہ یہ اپیل اوس شخص کیطرف سے ہوتا ہے جسنے اپنے سب شاہی خطابون سے پہلے اپنے نام کے آگے خادم حرمین الشریفین کا معزز لقب اختیار کیا ہوا ہے۔ سلطان خلیفہ نہ سہی وہ امیر المومنین نہ سہی اوسے کوئی مذہبی وقعت نہ سہی۔ کیا اوسکے خادم حرمین ہونیسے بھی کسی شخص کو انکار ہے۔ اور کیا وہ اس حیثیت سے یہ اپیل درخواست کا فہ مسلمین سے نہین کر سکتے۔ مولویصاحب کا یہ لکھنا کہ فقط سرسید مرحوم کی تحریرون کیوجہ سے یہانکے مسلمانون نے سلطان کی سلور جوبلی مین کوئی پارٹ نہین لیا۔ بالکل غلط ہے یہانکے مسلمان سلطان کو خلیفۂ وقت مانتے ہین۔ اور اگر اونہون نے اسموقعہ پر بمبئی اور مدراس کیطرح حصہ نہین لیا۔ تو اس سے یہ مراد نہین کہ اب اونکا یہ اعتقاد نہین رہا یا سید صاحب مرحوم کی تحریرون نے اسے زائل کر دیا۔ بلکہ سب سے بڑی وجہ اسکی یہ ہے کہ عام مسلمان اس رسم سے بالکل ناآشنا ہین جسکا وجود نہ تو اونکی مذہبی کتابون مین ہے اور نہ اونکی تاریخ مین۔

بمبئی اور مدراس کے مسلمان جنہین آپ بخیال خود محض اسوجہ سے کہ اونہون نے سلطان المعظم کی جوبلی کی خوشیان منائی ہین باغی قرار دیبیٹھے ہین۔ اپنے مہربان گورنمنٹ کے آزادانہ صوبون کو بہ خوبی سمجھتے ہین اور اوس سے کامل طور پر مستفید اور بہرہ ور ہوتے ہین۔ وہ جانتے ہین کہ حضرت خلافت پناہی کی تعلقات برٹش گورنمنٹ سے دوستانہ ہین۔ اونہین علم تہا کہ علیاحضرت ملکہ معظمہ نے اس مبارک موقعہ پر اپنے دوست خاص سے مبارکبادی کا خط ایک خاص سفیر (امیر البحر فشر) کے ہاتھ سلطان کو بھیجا ہے۔ اونہین بخوبی معلوم تہا کہ معرکۂ ٹرانسوال مین جب کہ سارا یورپ انگریزی گورنمنٹ کا دل سے بدخواہ تھا۔ فقط سلطان ہی انگریزی فتوحات سے خوش اور انگریزی افواج کی چشم زخم سے ملول تھے۔ اونہون نے ایسے موقع پر خوشی کا اظہار نہ کرنا اپنی مادر مہربان ملکہ معظمہ کی سنت کے خلاف سمجھا۔ اور سلئے اونہون نے بے تکلف اوس خوشی مین حصہ لیا جس مین اونکی شہنشاہ (حضرت قیصرہ معظمہ) نے لیا تہا۔ اس سے اونہون نے نہ صرف اپنی خوش اعتقادی کا ثبوت دیا بلکہ خود سلطان اور زمانہ کو دکہایا کہ ہم برٹش گورنمنٹ کی جان نثار اور نمکحلال رعایا مین سے ہین۔ اور اپنے شہنشاہ (حضرت قیصرہ دام اقبالہا) کے قدم بقدم چلنا ہمارا دستور العمل ہے۔

(۲) چیریٹی بیگنز ایکٹ ہوم۔ اس فقرہ کا بامحاورہ ترجمہ ہماری زبان مین سوائے اسکے اور کچھ نہین کہ اوّل خویش بعد ازان درویش۔ اس اصول پر مولویصاحب لکھتے ہین کہ ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ ہندوستان کے قحط زدونکی امداد کرین۔ اگر اس سے کچھ بچے تو اپنی فیاضی کو عرب تک وسعت دین۔ اوّل اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس چندے سے ہم عرب کو ایک جبہ تک نہین دیتے۔ خاص ہمارے ملک کے لاکہون آدمی ہر سال حج کو جاتے ہین اونکو وہان بآسانی پہونچانیکے لیئے سہولت اور آسائش کے وسایل ہم پہونچاتا۔ یا اون ہزارون محتاجون یا ضعیفون کیلئے حج کی نعمت میسر کرانا جو باعث افلاس یا ضعف جسمانی یا کبرسنی کے اس موہبت کبریٰ سے محروم رہتے ہین عرب یا سلطان کی امداد ہے یا خاص اپنے مسلمان ہندی بہائیونکی۔ اور اس اعتبار سے یہ ضرب المثل ہمارے حق مین صادق آتی ہے یا مولویصاحب کے حق مین دوم۔ مولویصاحب کو اگر یہان کی قحط زدون سے ایسی ہی ہمدردی ہے اور ہندوستان سے ایک پیسہ بھی باہر نکلنے کے سخت مخالف تھے تو حضرت ٹرانسوال کے چندے کیوقت کیون کوئی اعتراض نہ کیا۔ حالانکہ اوسوقت قحط کے خطرے اندنون سے بدرجہا زیادہ خوفناک تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مولانا کو فی الاصل نہ تو گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی اور جان نثاری پیش نظر ہے۔ نہ قوم سے کچھ غرض ہے نہ اونکو روپیہ سے کوئی ہمدردی۔ اگر ہے تو اپنے زعم کے مطابق فقط کسی نہ کسی بہانہ سے گورنمنٹ کے کارپردازون کو خوش کرنا ہے۔ اور اس ٹٹی کے اوجہل اپنے لیئے کوئی شکار کھیلنا اور اپنی ذات خاص کیلئے کوئی ترقی کی سبیل نکالنا ہے۔

روس مین قحط زدگان ہند کیلئے چندہ ہوا۔ ترکون نے محض انسانی ہمدردی سے اپنی ضروریات کو پس پشت ڈالکر ہندوستانی قحط زدونکی بلا قید مذہب و ملت امداد کی۔ ٹنال والون نے باوجودیکہ جنگ نے اس آبادی کو بالکل تباہ کر دیا ہے تمام مشیون تجارت اور زراعت کا سیتاناس ہوگیا ہے عالی ہمتی اور انسانی ہمدردی کو کام مین لاکر تین ہزار پونڈ قحط زدگان ہند کے لیئے بھیجدیے۔ یہ ایسے واقعات ہین کہ اگر مولانا صاحب ذرا بھی انپر انصاف سے نظر ڈالتے تو ایسی رکہی اور خود غرضی کی تجویز پیش نکرتے جن نظیرون کا ہمنے اوپر ذکر کیا ہے وہ عام انسانی ہمدردی کی مثالین ہین لیکن حجاز ریلوے مین چندہ دینا تو بالکل اپنے فریضہ مذہبی کی

بیمے کا نظیر
بیمے کا نظیر شریف

ادائے مین سہولت پیدا کرنا اور مسلمان عازمان حج کی امداد کرنا ہے جو عین اصول خویش جدہ درویش کا مصداق ہے۔

(۳) گورنمنٹ کی اجازت ایسے چندہ کیلئے ضروری ہے۔

اگر کوئی پولیٹکل چندہ کسی غیر سلطنت کی امداد یا دستگیری کیلئے ہو تو گورنمنٹ کی اجازت ضروری ہے بلکہ ایسی اجازت کی بغیر اوس مین شامل ہونا قابل گرفت ہے۔ مگر ایک مذہبی معاملہ کو خواہ نخواہ ایک پولیٹکل رنگ دینا محض اوہام باطلہ مین داخل ہے۔ معرکہ روم و روس اور معرکہ روم اور یونان کے موقعہ پر جب مسلمانون نے چندہ کیا تو گورنمنٹ سے اجازت لی تہی حالانکہ وہ لڑائی ایک پولیٹکل لڑائی تہی جو ایک غیر سلطنت کی ساتھ محض دنیوی معاملات پر تھی۔ اور جس مین مذہبی خیالات کو مطلق دخل نہ تہا۔ ایسی موقع پر جب مذہب کو بالکل دخل نہ ہو بدرجہا اولیٰ مناسب تھا۔ کہ گورنمنٹ سے استمزاج کیا جاتا۔ مگر جب اوسوقت ہی ایسی اجازت کو غیر ضروری سمجھا گیا تو اسموقعہ پر اجازت لینا یا اوسکی طرف کوئی اشارہ کرنا محض اپنی حماقت کا اعتراف ہے۔ ہم جانتے ہین اور ہماری گورنمنٹ بہ خوبی جانتی ہے کہ یہ محض ایک مذہبی معاملہ ہے مسلمان جو کچھ دینگے محض ثواب آخرت کیلئے دینگے کسی قوم یا فرقہ کا پولیٹکل اقتدار بالکل مقصود نہین۔ پس ہم ایسی حمایت کیون کرین اور گورنمنٹ کس لئے مزاحم ہو۔ اگر گورنمنٹ ایسے چندے کو بدنظمی کی نگاہ سے دیکھتی تو وہ بحیثیت ایک بادشاہ وقت کے ہمین صاف طور پر منع کردیتی اور ہمارا فرض تہا کہ بحیثیت ایک وفادار اور فرمانبردار رعایا کے اوسکے احکام کی بچون وچرا تعمیل کرتے مگر ایسی منصف اور آزادی پسند گورنمنٹ جس کا اصل اصول یہ ہے کہ کسی فرقہ کے مذہبی خیالات اور اعتقادات مین دخل نہ دیا جائے ایسے خلاف اصول حکم کیون دینے لگی۔ یہ تو ہمارا ہی تصور ہے کہ ہم اوسکی منصفانہ اصولون کو غلط فہمی مین ڈالکر کافرنعمتی کے مجرم بنتے ہین ؎

ہرچہ ہستاز قامت ناسازی اندام ماست ورنہ تشریف تو بر بالائی کس کوتاہ نیست

جو مثال مولوی صاحب نے وزیر ہند کی دی ہے اوسی سے ہماری دلیل کی تائید اور تصدیق ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ صاحب وزیر ہند نے بحیثیت وکیل ہندوستان لارڈ میر کے پاس درخواست کی تہی جس کو یہ معنے ہین کہ ہندوستان نے انگلستان کی پارلیمنٹ اپنی اعلیٰ پریزیڈنسی کی جو ہندوستان کی روای کار کے لیے ہمیشہ انگلستان مین رہتا ہے یہ درخواست کی کہ ہمارے آڑے وقت مین کام آؤ۔ اگر وہ درخواست گورنمنٹ کی درخواست ہوتی جیسا مولوی صاحب نے ظاہر کیا ہے تو اوسکی صورت یہ ہوتی کہ لارڈ سالسبری اوس تجویز کو پہلے کیبنٹ مین پیش کرتے۔ اور جب کیبنٹ (مجلس الوزراء) اوس تجویز کو پاس کرتی تو لنڈن گزٹ مین شائع کرتے اور نیم سرکاری طور پر وزیر صیغہ ہند وستان کو اطلاع دیتے۔ اور اگر اجازت لینا بقول مولوی صاحب ضرور ہوتا تو ضابطہ یہ ہے کہ وزیر ہند بجائے اوسکے کہ آپ ہی لارڈ میر سے کہین کیبنٹ مین یہ مسئلہ پیش کرتے اور کیبنٹ تجویز کو منظور کرکے اوسکی اجازت صاحب وزیر ہند کو سرکاری طور پر دیتی۔ مگر صاحب وزیر ہند کا براہ راست لارڈ میر سے درخواست کرنا قطعی دلیل اس امر کی ہے کہ ایسے امور خیر مین وہ حصہ لینا جو گورنمنٹ کی پولیٹکل اقتدار سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو کسی اجازت کا محتاج نہین ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے معترض صاحبان مشتبہ طبیعت اوسمین انصاف کا مادہ موجود ہو ہماری دلائل سے مطمئن ہوکر سچے مسلمانون کیطرح اس کار خیر مین شامل ہوکر ثواب دارین حاصل کرینگے۔ ہمین اسلامی اخبار نویسون بالخصوص پنجاب آبزرور چودھوین صدی۔ گورنمنٹ گزٹ پیسہ اخبار۔ اور نامہ نگارون سے امید ہے کہ وہ بھی اسکام کو دیگر ضروریات سے زیادہ ضروری سمجھکر اسکے اجرا مین اپنی پرزور تحریرون سے امداد کرینگے ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمگی بگذارند و سر طرۂ یارے گیرند۔

ہم کسی

سابقہ پرچہ مین لکھ چکے ہین کہ نظر بحالات موجودہ انگریزی قوم کا میلان پھر فرقہ یونی کیطرف نظر آتا ہے۔ اور عجب نہین کہ موجودہ الیکشن کا نتیجہ پھر اونہین کے حق مین ہو اور موجودہ وزارت پھر برسر حکومت آئے۔ اس پیشگوئی کی تائید حال کی تارون سے برابر ہو رہی ہے۔ کیونکہ آجتک جو خبرین الیکشن کے متعلق آئی ہین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۱ لیبرل ۴۱ یونی نیسٹ اور ۲۸ نیشنلسٹ منتخب ہو چکی ہین۔ اگرچہ نتیجہ تو ظاہر ہے کہ وہی ہوگا جو ہم پہلے لکھ چکے ہین۔ مگر اس ساری کارروائی مین ایک امر قابل تقلید ہے کہ فریق لبرل کے بہی خواہون نے باوجودیکہ اونکی فریق کے ٹکڑے ہوگئے ہین۔ اور امید نہین کہ ایک عرصہ تک پھر اونمین وہ جمعیت حاصل ہو جس کا ہونا وزارت کیلئے ضروری ہے کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا۔ اور اسطرح میدان مین ہل من مبارز کا نعرہ بلند کیا گویا اونہین اپنی فتح کا کامل یقین تہا۔ اور اب تک اوسی سرگرمی کے ساتھ گورنمنٹ کی حکمت عملی پر (باستثناء معرکہ ٹرانسوال) علی التواتر حملے کر رہے ہین۔ لارڈ رزبری کی ایک چٹھی سے جو لارڈ موصوف نے اپنے نام سے شائع کی ہے اونکی کیسقدر آسمندہ گئی تہی کہ شاید پھر دن پھرین۔ لیکن ایسی وقت پر جب کہ ٹرانسوال فتح ہو چکا ہو۔ اور فریق مخالف نے اس حکمت عملی کو پسند کرلیا ہو۔ ایک لارڈ رزبری کیا دس ایسی بارسوخ ہونی بھی عام رائے کو بدل نہین سکتی۔ ہان اگر خدانخواستہ معاملہ برعکس ہوتا یا کم سے کم میدان جنگ کی ویسی ہی صورت ہوتی جو پہلے دنون مین تہی تو یقین تہا کہ موجودہ وزارت کا کہین ٹھکانہ نہ تہا مگر لارڈ سالسبری جیسے ہوشیار ایسی موقعہ پر پارلیمنٹ کو کب توڑتے تھے۔ وہ اپنی قوم کی نبض بہ خوبی پہچانتے تہے۔ اونہون نے ایسے موقع پر یہ اعلان دیا کہ ساری قوم لارڈ رابرٹ کی فتوحات متواترہ سے سرشار ہو رہی ہے اور ساتھ ہی لارڈ رابرٹ کی مستقل سپہ سالاری کا تقرر مشہور کرکے قوم کو اور گرویدہ بنالیا۔ حق یون ہی کہ اسوقت انگلستان مین لارڈ رابرٹ سے بڑہ کر کوئی شخص زیادہ ہر دلعزیز نہین۔ اونہین انگلستان کا سپہ سالار مقرر بلکہ کیبنٹ کا ممبر بنانا (جو آجتک کسی سپہ سالار کو حاصل نہ تہا) ایسی عزت افزائی ہے جو لامحالہ انگریزی قوم کے بیجا امتنان کا باعث ہوگی۔ یہ تہا ہنڈ اوزارت موجودہ نے فقط اسلیئے کیا ہے کہ لارڈ رابرٹ کی قیمتی خدمات کا کافی معاوضہ دیا جاوے۔ بلکہ اسمین درپردہ اونہون نے اپنی ہی خدمت کی ہے کیونکہ اس چال سے یقینی طور پر اونکے فریق کو بہت بڑی تقویت کی امید ہے لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ لارڈ سالسبری اور مسٹر گوشن جیسے سربرآوردہ اشخاص علیحدگی اختیار کرینگے تو اسمین شک نہین کہ وزارت کو سخت نقصان ہوگا۔ پرانے کنسرویٹو فریق مین فقط لارڈ سالسبری ہی تھے جو اوس پالیسی کو کسیقدر آب و تاب کے ساتھ نباہ جاتے تھے جو ارل بیکنسفیلڈ نے انگلستان کے لیئے قائم کی ہے۔ اور عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تہا کہ ممالک غیر سے یہ بزرگانہ تعلق جو انگلستان کو اسوقت حاصل ہے وہ زیادہ تر تو علیا حضرت ملکہ معظمہ کی ذات مبارک سے یا اوس سے دوسرے درجہ پر لارڈ سالسبری کی پرانی وضعداری کے سبب سے ہے۔ اور اگر ایسے موقع پر جب کہ ممالک غیر کے معاملات کی سلجھانے کے لیئے ایک بردست ہاتھ کی ضرورت ہے۔ لارڈ سالسبری جیسا پرانا تجربہ کار آدمی نکل گیا تو سخت خطرہ کا محل ہے۔ ایسی نازک وقت پر جب کہ چین اور ایران مین روس نے بیطرح پانون پھیلائے ہین اور دول یورپ مین سے کسیکو حوصلہ یا ضرورت نہو کہ اوسکی زیادہ ستانیون یا بیراہ رویون کا مزاحم ہو اور مسٹر گوشن اپنا اپیل لیکر یورپ کی ہر ایک بادشاہ کے حضور مین بذات خاص اپنا رونا رو رہا ہو۔ لارڈ سالسبری جیسی زبردست وزیر صیغہ خارجیہ کا علیحدہ ہونا سخت مضر ہے۔ اگر خدانہ خواستہ مسٹر چیمبرلین جیسے بزرگوار اس مسند پر بیٹھے جائین تو نہ معلوم کیا محشر خیز نتیجہ ہو۔

بہرکیف کوئی صاحب مقرر ہون یہ ممکن نہین کہ لارڈ سالسبری کے کام کو اوسی قابلیت و ثوق اور رعب داب کے ساتھ نباہ سکین۔ اگرچہ مسٹر گوشن کے جانشین کو وہ دقتین عاید نہ ہونگی۔ کیونکہ اونکا عہدہ نسبتاً بہت کم ذمہ واری کا ہے۔ مگر جو نقصان کیبنیٹ کو ایسی بیدار مغز اور پرانے افسر کی علیحدگی سے ہونا متصور ہے۔ اوس سے کسیکو انکار نہین ہو سکتا۔ ہمین اس سے بحث نہین نہ علم ہے کہ کون کسکی جگہ ہو۔ مگر یہ علم اب روز بروز یقینی ہوتا جاتا ہے کہ موجودہ وزارت پھر از سر نو بحال ہوگی ؎

انتخاب پنجاب گزٹ ۴ کتوبر ۱۹۰۹ء } رعایتی رخصت سے واپس آکر ۲۶ ستمبر کو مسٹر ایم ڈبلیو فینٹن نے ڈیرہ اسمٰعیلخان کی ڈپٹی کمشنری کا چارج لیا اور مسٹر ایچ برٹن کو سبکدوش کیا۔ ۱۱ ستمبر سے مسٹر ٹون سینڈ اسسٹنٹ کمشنر ضلع گورگانوہ نے تبدیلی ۲۴ ستمبر کو رائے بہادر لالہ دیا دت اسسٹنٹ کمشنر نے رخصت سے واپس آکر زیر ورڈان اٹنڈنشن کینال کا چارج لیا۔ مسٹر ٹی پی ایس اسسٹنٹ کمشنر

حیات سیاح یورپ

مرقومہ منشی محبوب عالم صاحب

میرا ارادہ واپسی پر روم اور نیپلز دیکھنے کا تھا۔ اور وہان سے بذریعہ جہاز اتھنز سے ہوکر قسطنطنیہ جانا چاہتا تھا لیکن اتفاق کی بات ہی کہ جس روز مین لنڈن سے پیرس کو آیا اُس سے ایک روز پہلے بحیرہ روم اور بعض دوسرے سمندرون مین سخت طوفان تھا۔ چنانچہ اون ملکون مین جو ساحل بحیرہ روم کے قریب تھے بیشمار نقصان بھی ہوا۔ اور مین جو انگلش چینل یعنے رود بار انگلستان سے کہ فرانس اور انگلستان کے درمیان ایک چھوٹا سا سمندر ہے گذرا۔ تو ہرچند کہ راستہ تین چار گھنٹے سے زیادہ کا نہین ہی لیکن ہندوستان سے لیکر یورپ تک کے سفر بحر مین مجھے اتنی تکلیف نہین ہوئی تھی جتنی کہ ان تین چار گھنٹون مین ہوئی۔ اور مجھ پر کیا حصر ہے۔ تین چار سو دوسرے زن و مرد مسافر جو میرے ہمراہ اس کشتی پر تھے اونمین سے معدودے چند نے یہ تکلیف محسوس نہ کی ہوگی۔ اور کم از کم آدھے مسافر تو ضرور قے کر رہے تھے۔ جہاز سٹیورڈ جو شخص مانگتا اوسکے لئے برتن لا دیتا۔ مینے جہاز کے تختے پر ہی قے کردی جسپر سٹیورڈ نے ناک بھون چڑھائی۔ اور ایک تولیا لاکر اوسپر ڈال دیا۔ اس ہوڑی سے سمندر کے سفر نے مجھے اس وقت سمندر کے سفر سے اچھی طرح ڈرا دیا۔ اور مینے بجائے مارسیلز سے جہاز پر سوار ہوکر روم۔ نیپلز اور اتھنز کی راہ سے قسطنطنیہ جانیکی ریل کے ذریعہ سے براہ میونک سٹیٹ گارٹ۔ ویانا۔ بوڈاپسٹ۔ بلگریڈ۔ صوفیہ۔ ایڈریانوپل جانا پسند کیا۔ ایک دوسری وجہ یہ بھی ہی کہ دریا کے راستہ سے اس سفر مین بہت زیادہ عرصہ لگتا ہی۔ اور ریل کا راستہ اسی پچاسی گھنٹہ سے زیادہ کا نہین ہی۔ قطع نظر اسکی یونان اور اٹلی کی زبانون کی قطعی ناواقفیت کے بھی مجھے ادھر جانیسے روکا۔ جس قدر تجربہ آجتک غیر ممالک مین جانیکا مجھے ہوا ہے۔ اوس سے آپنا تو مجھے یقین ہوگیا ہی کہ جن ممالک کی زبانون سے تم بالکل ناآشنا ہو۔ وہانکی سیاحت سے تم بہت کم نفع حاصل کرسکتے ہو۔ تمہارا حصر دوسرون کے رحم اور مہربانی پر ہوتا ہی اور زندہ دلی سے ملاقات دریافت کرنیکی تم محتاج ہوتے ہو۔ اسی سفر مین مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ باوجود مونہ مین زبان رکھنے کے تمہاری زبان تمہین مدد نہین دیسکتی۔ اور تم اپنے پہلو مین بیٹھے ہوئے شخص سے کوئی ضروری سی ضروری بات بھی دریافت نہین کرسکتے۔ ہرچند کہ وہ بھی بول سکتا ہو لیکن تم دونون ایکدوسرے کی زبان سے آشنا نہین۔ حالانکہ پیرس سے لیکر ویانا تک ایک ہی کمرہ مین میرے ساتھ چار روسی زن و مرد سفر کر رہے تھے۔ جو نمائش پیرس سے واپس جا رہے تھے۔ انمین سے صرف ایک تھوڑی تھوڑی فرانسیسی بول سکتا تھا۔ جس سے کبھی کوئی بات ہوجاتی۔ مگر باقیون سے ۳۲ گھنٹے کے سفر مین ایک بات نہ ہوئی۔ غرض مینے قسطنطنیہ دیکھنیکیلئے یہ راستہ اختیار کیا۔ اگر ہندوستان سے آتے ہوئے قسطنطنیہ کی صعوبت نہ ہوتی اور مین مصر اور قسطنطنیہ دیکھکر یورپ کو آتا۔ تو یقیناً براہ امریکہ و جاپان و چین ہندوستان کو واپس جاتا اور وہی خرچ پڑتا۔ جو اب اس راستہ مین پڑیگا۔ لیکن قسطنطنیہ سے بچنیکیلئے مینے یہ راستہ اختیار کیا تھا معلوم نہین کہ خداوند کریم کو کیا منظور ہے۔ مینے پرسون ویانا مین ایک قہوہ خانہ مین لنڈن ٹائمز مین یونان کا ایک تار پڑھا تھا کہ قسطنطنیہ سے اتھنز جانیوالے مسافرون پر گورنمنٹ یونان نے دس روز کا قرنطینہ لگا دیا ہے جس سے مجھے اندیشہ ہوگیا ہی کہ کہین قسطنطنیہ سے مصر جانیکیلئے مجھے قرنطینہ نہ بھگتنا پڑے۔ اگر مین پیرس سے سیدھا بلا راستہ مین ٹھہرتے کے استنبول کو چلا جاتا۔ تو ضرور حضرت سلطان ٹرکی کی تخت نشینی کی ۲۵ سالہ جوبلی کے جشن کے روز وہان پہونچ جاتا۔ لیکن چونکہ مین بار بار ادہر نہین آونگا۔ اسلیئے بڈاپسٹ صوفیہ اور ایڈریانوپل مین چند روز ٹھہرنا ضروری سمجھا۔ بلکہ ۳۲ گھنٹے کے ریل کے سفر کے بعد مجھے ویانا مین سفر توڑنیکی ضرورت محسوس ہوئی۔ گو مین لاہور سے بمبئی اور کلکتہ تک کئی دفعہ تین تین شبانہ روز لگاتار ریل کا سفر کرچکا ہون۔ لیکن یورپ کے سفر اور ہندوستان کے سفر ریل مین بہت فرق ہی۔ ہندوستان مین دوم درجے کے مسافر اگر کسی بیچے یا اوپر کی نشست پر بستر جمالین اور لیٹ جائین تو انکا حق سمجھا جاتا ہی کہ وہ اس بستر پر سو جائین۔ ہر چند کہ وہان بھی یہ تحریری قانون نہین۔ لیکن یورپ کی ریلون مین اوپر کی آویزان نشست تو ہوتی ہی نہین۔ نیچے کی نشستون پر چار چار مسافرون کے بیٹھنیکے لیئے الگ الگ جگہین بنی ہوتی ہین۔ جن کے مخمل کے گدیلے اتنے موٹے ہوتے ہین کہ انسان انمین آرام کرسی کیطرح بیٹھ جاتا ہی۔ لیکن انمین سونیکیلئے جگہ نہین ہوتی۔ اگر تم سفر مین سونا چاہتے ہو تو کچھ اور کرایہ اضافہ کرو۔ اور سونے کی گاڑی مین جو علیحدہ ہی جا کر سو رہو۔ غرض یہانکی ریل ہو یا کوئی اور جگہ وہان سوائے روپیہ کھینچنے کی مختلف صورتون کے اور کچھ نظر نہین آتا۔ سینکڑون بہانے تمہاری جیب خالی کرنیکے موجود ہین جبتک تمہاری جیب مین کافی رام ہین۔ تم خانصاحب بنے ہوئے ہو۔ ہر جگہ کسی خاندانی لارڈ یا امیر الامراء کی برابری کرسکتے ہو۔ لیکن جب تمہارے دام ختم ہوگئے تو تم ایک ادنیٰ۔ ایک رذیل اور ایک ناکارہ شخص ہوگئے۔ بلکہ یون کہنا نادرست نہین کہ "ممالک یورپ مین مفلس ہونا جرم ہے" علاوہ سونے کی ریل مین کھانا پینے کی بھی اجنبی اور ناواقف کو بڑی تکلیف ہوتی ہی۔ بڑے بڑے سٹیشنون پر ریفریشمنٹ روم تو ہین۔ جہان روٹی چاء اور میوجات تو ہین۔ لیکن تیز ریلین انپر بہت تھوڑا وقت ٹھہرتی ہین۔ مثلاً زیادہ سے زیادہ تین منٹ واقف لوگ تو بھاگ دوڑ کر کچھ کھا پی لیتے ہین۔ لیکن میری مشکل ایک اور قسم کی تھی۔ اکثر سٹیشنون پر پینے کو بیئر شراب اور کھانیکو ڈبل روٹی کے سینڈوچ ملتے ہین۔ روٹی کو بیچ مین دو ٹکڑون مین کاٹ کر اوسکے بیچ مین ایک گوشت کا پارچہ رکھکر دوسری تہ اوپر جما دیجاتی ہے۔ اور تمام یورپ کے لوگ سفر مین یہی کھانا کھاتے ہین۔ اب یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ یہ گوشت کس قسم کا ہی۔ انگلستان مین تو عموماً خنزیر کے گوشت کے سینڈوچ لوگ کھاتے ہین۔ جو شخص بیئر پیئے یا ایسی سینڈوچ کھانے سے محترز ہو اوسے ضرور تکلیف ہوتی ہی۔ چنانچہ ۳۲ گھنٹے کے سفر مین مینے آوری کوٹ (سرحد فرانس و جرمنی) اور میونک اور بیماک (سرحد جرمنی و آسٹریا) پر صرف تین مرتبہ چاء پی اور روٹی کے چند ٹکڑے اور تھوڑی سی انگور کھائے۔ جو ہرگز کافی خوراک نہ تھی۔ اور بھوک کا مزا اچھی طرح چکھا۔ لیکن اسمین میری اپنی غلطی تھی۔ گاڑی کے ساتھ کھانیکا انتظام تھا لیکن مجھے خیال نہین آیا۔ کیونکہ کسی دوسرے شخص نے بھی طلب نکیا۔ لیکن یہان دستور ہی کہ لمبے سفر والے سب مسافر اپنے ساتھ کچھ نہ کچھ کھانیکی چیز رکھتے ہین۔ مثلاً اکثرون کے پاس میوجات سیب انگور بیی اور شیرین آلوچے تھے۔ اور ڈبل روٹی کے سینڈوچ بھی بہت لوگ ساتھ لاتے ہین۔ اگر مین بھی دو تین روٹیان اور کچھ میوجات ساتھ لاتا۔ تو آرام مین رہتا۔ البتہ ایک بات کا مجھے اس سفر مین آرام رہا۔ یورپ کے ملک چھوٹے چھوٹے ہین۔ لمبے سفر کرنیوالے مسافر کو چند گھنٹون مین کسی نہ کسی ملک کی سرحد سے گذرنا پڑتا ہی اور چونکہ سب ملکون مین خاص خاص اشیاء پر خاص خاص محصول ہین۔ مثلاً فرانس مین موم بتی کا کارخانہ اجارہ ہی۔ آسٹریا جرمنی اور ٹرکی مین تمباکو کا۔ اسلیئے چنگی کے افسر مسافرون کا اسباب دیکھتے ہین سرحدی سٹیشنون پر تمہین اپنا اسباب اتار کر ایک کمرہ مین لانا پڑتا ہی۔ جو اسی غرض کیلئے بنا ہوا ہوتا ہی۔ وہان ایک بین پچیس گز کے یا اس سے بھی لمبے کونٹر پر سب لوگ اپنے اپنے پورٹ منٹو۔ بیگ اور ٹرنک وغیرہ کھولکر رکھ دیتے ہین۔ چنگی کے افسر اگر جس بیگ یا صندوق کو چاہین اوسکا اسباب نیچے اوپر کرکے دیکھتے ہین کہ کوئی قابل محصول چیز تو نہین ہے۔ بعض اوقات تم سے دریافت کرتے ہین کہ تمباکو۔ شراب یا کوئی ایسی چیز تو نہین۔ اور تمہارے جواب پر اعتبار کرلیتے ہین۔ یورپ مین مینے دیکھا ہی کہ عموماً لوگون کے بیان پر اعتبار کیا جاتا ہی۔ اور اگر خشلین کے بیان کو قابل اعتبار نہ سمجھا جائے تو نہ صرف بیان کرنیوالے کی خفت متصور ہی۔ بلکہ بیان سننے والے کی عزت بھی اس امر کی مقتضی ہے کہ وہ مان لے۔ عموماً یہانکے لوگ چھوٹے یا بڑے بلحاظ درجہ کے برابر سمجھے جاتے ہین۔ کیونکہ سب ملکون مین قومی حکومت ہی۔ اور حکومتون کا حصر کم و بیش پارلیمنٹون اور پبلک کی ووٹ پر ہے اور فوج بھی رعایا کا ہی ایک حصہ ہوتی ہی۔ اسلیئے پولیس یا ریل یا فوج یا محصول کے افسر لوگون پر اس قسم کا رعب اور دباؤ نہین رکھتے جیسا کہ ہندوستان مین میرا تجربہ ہے۔ بہرحال چونکہ چنگی کے افسر مختلف ممالک کی سرحدون پر اسباب کا معائنہ کرتے ہین اسلیئے مین نے اس دفعہ انہی دونون ٹرنک پیرس ہی سے قسطنطنیہ تک رجسٹرڈ کرادیئے۔ اور اپنے ساتھ صرف ہینڈ بیگ اور ایک کمبل اور پشمینہ کی چادر بصورت بستر اور چھاتا اور لاٹھی رکھے۔ (گو بستر کی کہین ضرورت نہین ہوتی۔ کیونکہ یہانکی ہوٹلون مین اچھے سے اچھا بستر ملتا ہے۔ ریل کے سفر مین بھی اگر تمہین تکیہ کی ضرورت ہو تو رات بھر کیلئے بعض سٹیشنون پر کم و بیش ایک شلنگ کرایہ پر ملجاتا ہی اس لئے مجھے اسباب کا معائنہ کرانیکیلئے جابجا قلی کی مزدوری نہ دینی پڑی۔ جو اترنے چڑھنے مین کم از کم روپیہ بارہ آنہ کے قریب ہر سٹیشن پر دینا تھا۔ مگر یہ بتلا دینا بھی مناسب ہی کہ پیرس سے استنبول تک میرا کرایہ درجہ دوم

مشاہیر اسلام

مفتی صدر الدین صدر الصدور کا حال

مفتی صدر الدین صاحب آخرین فضلائے دہلی ہین۔ جو غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے دہلی کی چشم وچراغ اور ہندوستان کیلئے مایہ فخر وناز ہوچکے ہین۔ یہ کشمیری الاصل تہے۔ آباؤاجداد سے علم گہر کی لونڈی بنا ہوا تہا۔ دہلی مین پیدا ہوئے۔ علوم معقول مین مولوی فضل امام صاحب خیرآبادی کے شاگرد تہے۔ اور علوم منقول مین شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کا شرف تلمذ رکہتے تھے۔ صرف ونحو ومنطق ومعانی وبیان۔ ادب وانشا۔ فقہ وحدیث وتفسیر علوم حکمت وریاضیات مین ید طولیٰ رکہتے تہے۔ اور جملہ علوم کا درس دیا کرتے۔ دہلی مین جو اعزاز انکا تہا وہ کم کسی شخص کو حاصل ہوا ہوگا۔ لال قلعہ کے بادشاہ کے سوا اور کوئی ایسا شخص نہ تہا جو انکے مکان پر حاضر نہ ہوتا ہو طلبار تحصیل علم کیلئے۔ اہل دنیا اپنے معاملات مین مشورہ وصلاح کے لیئے۔ انشا نگار اصلاح انشا کے لیئے۔ اور شعرا مشاعرہ کیلئے اہل دولت بتقریب مقدمات اور اہل علم بجہت اکتساب کمالات غرض ہر طبقہ کے لوگ حاضر باش رہتے تہے شاہی مین مختلف عہدون پر ممتاز رہے۔ اور بالآخر مفتی سلطنت اور دہلی ونواح دہلی کیلئے اعلےٰ حاکم دیوانی تہے۔ جسے صدر الصدور کہا کرتے باوجود اشتغال کثیر طلبہ کو پڑہانیکا نہایت شوق تہا۔ جامع مسجد دہلی کے نیچے دار البقاء نام مدرسہ جاری کر رکہا تہا۔ انکی سب طالب علمون کو لباس وخوراک اپنے ہان سے دیتے۔ اور بعض کو ماہوار وظیفہ بھی۔ ایک دفعہ صدر الصدور صاحب کا ارادہ کلکتہ جانیکا ہوا شاہ عبدالعزیز صاحب نے ازکو مولوی امین اللہ کے نام جو ایک مدرسہ کے مہتمم تہے خط لکہ کر دیا۔ اوس خط کے چند الفاظ درج ذیل کیئے جاتے ہین جس سے ظاہر ہوگا کہ شاہ عبدالعزیز جیسے نامور فاضل کے خیالات انہے نام بردار شاگرد کی نسبت کیا تہے۔

وبرین ولا مولوی صدر الدین صاحب کہ از فضلائے نامدار این بلدہ ماہولہ اند ودر اکثر فنون عقلی ونقلی از عربیت وادب واصول وفقہ وکلام وہم فنون فارسی مہارت تمام دارند۔ واکثر مرجوعات تحقیقات نفیسہ علوم در فقیر خانہ نمودہ اند ومہذا نسبت ارادت واتحاد بافقیر مودتی دارند وجد امجد ایشان از فضلائے متبر وخلص اصحاب وتلامذہ درجناب حضرت والد ماجد فقیر بودہ اند ؎

القوم اخوان صدق بینہم سبب ومن المودۃ لم یعدل بہ النسب

عازم دار الامارۃ کلکتہ تبقریبات چند در چند اند انشاء اللہ تعالیٰ ملاقات سامی خواہند نمود۔ مراعات جہات مذکورہ در حسن تلقی واعزاز واکرام ایشان مہما امکن مدنظر سامی باشد ؎

نواب صدیق حسن مرحوم جو کثرت تصانیف مین اپنے معاصرین سے بہت بڑہے ہوئے ہین تحریر فرماتے ہین کہ مین دو سال تک اونکی خدمت مین حاضر رہا۔ اونکی محبت مربیانہ اور عطوفت بزرگانہ اب تک مایہ افتخار ہے۔ زیارات بزرگان دہلی کیوقت مین ہمرکاب اور فضلائے عصر کی تشریف آوری کیوقت مین حاضر باش درگاہ ہوتا تہا۔ مفتی صاحب کو شعر وسخن سے کچہ ایسی الفت تہی۔ کہ باہمہ پیرانہ سالی اوس مذاق مین ذرا فراق نہ آیا۔ عربی فارسی اردو مین خود بہی شعر وغزل کا شوق فرمایا کرتے۔ اور دیگر شعراء کے کلام سے بہی حظ اوٹہایا کرتے۔ تخلص آزردہ تہا۔ اور کلام مین بہی ولولہ محبت اور نوحہ مصیبت اسقدر بہرا تہا کہ تخلص کی موزونی کا بین ثبوت تہا۔ شعر خوانی کا انداز بہی غضب کا دردناک اور موثر تہا۔ اور اسکا اندازہ وہی لوگ بخوبی کر سکتے ہین۔ جنہون نے اپنے کانون سے اونکے کلام کو سنا ہے۔

آنریبل سید احمد خان کی آثار الصنادید مین انکی غزلیات فارسی اور گلشن بیخار مین کلام اردو کے نمونے درج ہین۔ چند اشعار یہان بہی درج کرتا ہون۔

وکنا کغصنی بانۃ قد تائفا — علی دوحۃ حتی استطالا ویینعا

یغنیہما صدح الحمام مرجعا — ویسقیہما کاس السحاب مترعا

سلیمین من خطب الزمان اذا سطا — خلیین من قول الحسود اذا سعا

فقار قنی من غیر ذنب جنیتہ — والقی بقلبی حرقۃ وتوجعا

عفا اللہ عنہ ما جناہ فانہ — حفظت لہ العہد القدیم ضیعا

ہماری مثال اون دو شاخون کیسی تہی۔ جو ایک درخت پر لپٹ گئی ہون۔ اور بار برگ وبار ہوگئی ہون جنہین کبوتر نے پیار سے نغمون سے خوش کیا ہو۔ اور سحاب نے جہلکتے ہوئے پیالون سے مسرور بنایا ہو۔ نہ دست برد زمانہ کا ڈر تہا نہ حاسدون کی چشم بدی کا غم۔ اسی حالت مین بلا کسی تصور کے وہ مجھ سے جدا ہوگیا اور مجھ درد وسوزش مین چہوڑ گیا۔ خدا اوس کی گناہ کو معاف کرے۔ مین تو اپنے عہد پر قائم ہون۔

یہ اپنے شعر معلوم ہوتے ہین کہ وفات زوجہ پر لکہے گئے ہون۔ فارسی کی غزل یہ ہے۔

خواہم دم دعا بہ عاناگریستن — شد بس کہ بے اثر بہ دعا ہا گریستن

از اشک خیزی ثمرہ خالی نشد دلم — خواہم چو زخم از ہمہ اجزا گریستن

وعظ اگر بیاد قدے گریہ ناروا ست — باز از چہ روست از پئے طوبےٰ گریستن

رشور شدن چو برق بود بالپیدنم — اے ابر باگریستن ما گریستن۔

در عیش بیقرارم ودر غم بہ پیچ وتاب — خندیدنم شبیہ بود با گریستن

دل را ہمیشہ خندہ من خون کند چو چشم — بشگافدم جگر۔ قلم آسا گریستن

موجے بزن کہ ترکنم ابر بہار را — اے دین تا کجے ببدار اگریستن

اے دل بیا کہ خاک کنم ابر وبرق را — از تو نخون طپیدن واز ما گریستن

یہ غزل عرفی کی مشہور غزل کی جواب مین ہے جس کا مقطع ضرب المثل ہے ؎

عرفی اگر بہ گریہ میسر شدی وصال — صد سال مے توان بہ تمنا گریستن

ایکدفعہ مفتی صاحب محکمہ نزول کے افسر ہوگئے۔ کام کی کثرت تہی۔ طلبہ کی سبق مین ناغہ ہونے لگے۔ ایک شاگرد نے تاریخ لکہی۔ اور مادہ تاریخ مین کمال کر دکہلایا۔

ہاتف بدست چپ سر بینی فشردہ گفت — بیماری نزول بہ صدر الصدور شد

مفتی صاحب صدر الصدور تہے۔ انکی عدالت مین ایک ساہوکار نے مرزا غالب پر رقم قرضہ کا دعوی دایر کیا۔ مرزا صاحب کو جواب دعوی کیلئے عدالت مین بلایا گیا۔ تو اونہون نے جواب دعوی کہو۔ یا اقرار دعوے کی جگہہ یہ شعر پڑہکر سنایا ؎

مفت کی پیتے ہے مے اور سمجہتے ہے کہ ہان — رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایک دن۔

مفتی صاحب نے مدعی کو ڈگری دیکر مدعو علیہ خود دار کر دیا۔

برائے نام سلطنت مغلیہ کی آخری دور مین ایسے فاضل جامع کمالات اور مصدر فیوض واحسانات کی نظیر پیش کرنیسے تاریخ ساکت ہے۔ تمام عمر عیش ورفاہیت مین گذری۔ مگر عمر کے آخری بارہ سال نہایت کسمپرسی

ایک دوائی خانہ کا واقعہ: مسٹر سی آر گرمیڈن دوافروش انٹیاٹہ نیویارک بیان کرتے ہین کہ پچہلی سردیون مین ایک عورت میری دوکان پر آئی اور اوس نے کہانسی کی ایک دوائی مانگی جو میرے ہان نہ تہی۔ وہ مایوس ہوکر مجہ سے پوچہنے لگی کہ تم کسی کہانسی کی دوائی کی سفارش کر سکتے ہو۔ مین نے کہا کہ مین چیمبرلین کی کہانسی کی دوائی کی سفارش کر سکتا ہون۔

Chamberlain's Cough Remedy.

اور تم ایک شیشی لیجاؤ اور اسکا استعمال کرو۔ اگر تمہین فائدہ نہ ہو تو بوتل لوٹا لانا مین تمہین قیمت پہیر دونگا ایک دن کے بعد وہی عورت ایک سہیلی کو ساتھ لیکر آئی جسے کہانسی کی دوا کی ضرورت تہی اور اسکو کہا کہ تم بہی چیمبرلین کی کہانسی کی دوائی خریدو۔ میری رائے مین اس دوائی کا یہ واقعہ بہت ہی اچہی سفارش ہے ؛

یہ دوائی فیروز الدین دوائی فروش ہال بازار امرتسر سے ملسکتی ہے

میوچ۔ سوجن۔ لنگڑاپن کیلئے چیمبرلین کی دوائی درد سے اچہی کوئی چیز نہین۔ امتحان کرلو

Chamberlains Pain Balm.

جب تمہین کہانسی کے مارے نیند نہ آئے تو یہ ضروری نہین کہ کوئی تم سے کہے کہ چیمبرلین کی کہانسی کی دوائی کی

Chamberlains Cough Remedy.

چند خوراکین حلق کی کھجلی کو رفع کر دینگی اور پہر نیند آجائے گی۔ بڑی اچہی دوائی ہے امتحان کرو ؛

یہ دوائی فیروز الدین دوائی فروش ہال بازار امرتسر سے ملسکتی ہے

غدر ۱۸۵۷ء کے بعد انپر جرم لگایا گیا۔ کہ اونہوں نے باغیون کو گورنمنٹ کے ساتھ جنگ کرنیکی جواز کا فتوی دیا تھا۔ اس جرم مین تمام گھر بار جایداد منقولہ و غیر منقولہ ضبط سرکار ہوئی۔ اور مفتی صاحب بھی چند ماہ تک قید رہے لیکن پھر کسی نیک اور رحمدل حاکم نے انکو رہا کر دیا۔ اگرچہ معاش کی کوئی صورت نہ رہی تھی لیکن کیا مجال کہ وضعداری مین فرق آجائے یا حرف شکوہ و گلہ زبان تک آئے۔ اونہی ایام مین ایک شاگرد کو خط مین لکھتے ہین۔ الحمد اللہ تا حال سر رشتہ آمد و شد انفاس در دست دارم۔ و اوقات عمر تا بمیانہ رچنانکہ دل میخواہد) در گذر ہست ؎

بے غم عشق تو صد حیف زعمرے کہ گذشت ۔۔۔ پیش ازین کاش گرفتار غمت مے بودم

اللہ تعالی توفیق طاعت و امتثال احکام تشریعی از اوامر و نواہی و تسلیم احکام ارادی از صبر و رضا و موافقت و فنا ارزانی فرمائید۔ و تمشیت و استقامت بران عطا نمائید۔ و پائے ہمت ازین جادۂ صعوب و طریق مستقیم نہ لغزاند۔ و اوقات خاصہ را دعائے حسن خاتمت و نکوئی عاقبت مسالہ نرود ؎

ہمت نگر کہ ہر ورق دفتر امید ۔۔۔ صد پارہ کردہ ایم و بہ خونناب شستہ ایم

شکر و سپاس ایزد بیمثال ہر آن و ہر لمحہ مودی می کنم۔ کہ تلہف و تاسفے بزوال زخارف دنیا کہ عبارت از اسباب سامان تعیش۔ و ساز و برگ زینت حیات دنیوی بود و صلا بمحاظم خطور نمیکند۔ گو بمقتضائے بشریت و دوام پیرامون دل پیرایست۔ یکی آنکہ انجام زاد و رحلہ کہ برائے سفر حجاز و اقامت آنجا در اوقات باقی حیات مستعار کہ ساعتے بیش نیست کافی و بسند باشد۔ دوم دست بہم دادن بعضی کتب دینیہ از تفسیر و حدیث و علمی کہ نافع در دین ہست۔ نہ لغو بوعلی و تراژ انوری۔

فتوائے جواز جنگ کی بابت سنا گیا ہی کہ صدر الصدور صاحب نے یہ عبارت لکھ کر دستخط و مہر کیے تھے۔ کتبت بالخیر جب باغیون نے پوچھا کہ کیا لکھا ہے۔ فرمایا کتبت بالخیر۔ یوم غدر جب عدالت مین پیش ہوئے۔ تو کہا مینے لکھا تھا کتبت بالجبر۔ جہانتک قیاس ہو سکتا ہی۔ اگر اس فتوی پر مرحوم کے دستخط بھی ہونگے تو وہ ضرور باغیون نے اون سے جبراً لکھوائی ہونگے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ شریعت اسلامی تو بغاوت کو ہمیشہ ابتلائی ہی کہ باغی کا نماز و روزہ بھی قبول نہین ہوتا۔ پھر ایسی گورنمنٹ کی بغاوت! جو نوع انسانی کے لیے سراپا رحمت ہی کو جس خاک سے نکلے تھے اوسکو پیوند ہوگئے دہلی مین مدفون ہین۔ مرزا غالب و مومن اور نواب حسرتی وغیرہ نے انکی مدح مین قصائد تحریر کیے ہین ؎ (قاضی محمد سلیمان۔ از برنالہ)

اوبماق مغول

دنیائے دون کی ناپائیداری اور انسان ضعیف البیان کی بے اعتباری کی ایک ایسا بدیہی مسئلہ ہے کہ اس پر نہ صرف عقلائے ہر مذہب و ملک کا ہی اتفاق ہی بلکہ ہمین کسی انسان کو عام اس سے کہ عالم ہو یا جاہل اختلاف نہین ہی کہ ؎

ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود ۔۔۔ آنچہ پائندہ و باقیست خدا خواہد بود

لہذا اصحاب عقل و دانش و ارباب فہم و بینش نے ذہی فنا کے بعد بھی اپنے نام کو باقی رکھنے کی آرزو کی ہے اور اس

اشتہار نیلام جائداد منزل واقع ضلع لاہور

سہ منزلہ عمارت پختہ واقع شہر لاہور محلہ تہ خانہ وارضی یہ آنریبل تقریباً ایک کنال ۸ مرلہ سابقہ جائے رہائش رئیس اعظم رانی کشن کور رانی مہاراجہ کھڑک سنگھ حال موسومہ حویلی رانی نکائین بتاریخ ۱۶ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء بروز شنبہ بوقت ۱۲ بجے ذکور روبرو جناب صاحب افسر نزول یہاں بمقام ٹونہال میونسپل کمیٹی لاہور نزد گو بلغ نیلام ہوگی۔ (۲) جایداد کا نقشہ دفتر نزول ضلع لاہور مین ملاحظہ کیواسطے موجود ہی۔ (۳) خریداران کو چاہیے کہ وہ خود دیکھ بھال لیوین۔ کیونکہ بعد مین کوئی عذر نہین سنا جاویگا۔ (۴) منظوری نیلام صاحب کمشنر ڈویژن گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعمیرات سرکاری کیجانب سے ہوگی۔ کہ نیلام کو منسوخ کرین یا جایداد کو مکرر نیلام کا حکم دیوین (۵) چہارم حصہ زر ثمن کا بوقت نیلام کے وصول کیا جاویگا باقی بعد آنے منظوری کے اگر بقایا ادا نہ کیا جاویگا تو زر بیعانہ اوسکا ضبط ہوگا۔ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء ۔ ہر اقم اے۔ ایم سٹوڈ ڈپٹی کمشنر و افسر نزول ضلع لاہور

مسٹر ای لوتھر کلارک عدالت ضلع سنٹرل آئیوا:۔ بیان کرتے ہین کہ مین کہیرے کہانے کے باعث ہیضہ مین مبتلا ہوگیا۔ اور تین دفعات تا قابل بیان جانکنی مین مبتلا رہا۔ مینے خیال کیا کہ مین یقیناً مرجاؤنگا۔ اور کوئی دوا جن پر دوائین استعمال کین۔ مگر کچھ فایدہ نہ ہوا۔ مینے چیمبرلین کی قولنج ہیضہ اور اسہال کی دوائی

Chamberlain's Colic, cholera & Diarrhoea Remedy

منگائی اور تین خوراکون سے بالکل اچھا ہوگیا۔

یہ دوائی ملسکتی ہے۔

شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے

خاندانون کے باہمی امتیاز و درجہ تسمیہ وغیرہ مین لکھون۔ چنانچہ صرف شوقیہ طور پر مینے کچھ اوراق ترتیب دیئے اور گو اسمین ایسے سخت موانعات اوسکی ترتیب کے درمیان مین حائل ہوئے کہ باوجود انکے اوس کتاب کا بنانا آسان امر نہ تہا۔ لیکن چونکہ قلم تقدیر اوسکی تکمیل پر چل چکی تہی باوصف اوسکی بھی بہ فضل الٰہی و تقاضائے شوق اوسکو مکمل کر لیا۔ اختتام اس کتاب کا بمناسبت ذکر اقوام مغلیہ (اویماق مغول) رکھا۔ اس کے اول باب مین اقوام مغلیہ کی بنیاد اور پیدائش اور درجہ تسمیہ اقوام اور باہمی امتیاز و شجرے اور نامور امراء کے ذکر کیئے گئے ہین۔ اور باب دوم مین تمام سلاطین مغلیہ کا حال جو ممالک مختلفہ روئے زمین پر از ابتدا تا ایندم گذرے ہین بشرح و بسط مع ذکر شعرائے عہد وغیرہ مفصل طور پر درج ہوا ہے۔ اور آخر کتاب مین سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کے عہد سلطنت کی مجمل کیفیت اور سلاطین افغانستان اور اکثر موجودہ سلاطین اسلامی بادشاہان وغیرہ کے ذکر ایزاد ہوئے ہین۔ اگرچہ مجھی اس قدر فرصت حاصل نہ ہوئی کہ اس مسودہ کو تنقل اور نظر ثانی کر کے درستی عبارت اور چستی مضامین و اشارت کیجانب متوجہ ہوتا۔ بلکہ بوجوہات چند و چندا اوسکی طرف سے بھی کچھ دل شکستہ اور افسردہ سا ہو گیا تہا۔ مگر اب دفعتاً اوسکی طبع کا انتظام ہو گیا۔ اور ممبران کمیٹی مرزبازار پریس لمرتسر پنجاب نے اوسکی فہرست مضامین اور نمونہ کے چند اوراق ملاحظہ فرما کر پاس اور طبع کرنا منظور فرمایا۔ اب مجھی بقصد فرصت نہین ہو سکی کہ اس ضخیم کتاب کی دوسری نقل کر کے عبارت کی شایستگی اور قابل پسند بنانیکی لیے سعی کرتا۔ اور چونکہ غرض اسکی تصنیف سے صرف ارتفاع غلط فہمی اور تشریح و تفصیل حالات اقوام و خاندان و سلاطین مغلیہ تہی۔ اور وہ اس مجموعہ نے باوجود کج مج زبانی سیدہی سادی فارسی مین مفصل طور پر بیان کر دی۔ اور اپنی فضیلت و لیاقت کا اظہار اس تصنیف سے نہ مدعا تہا۔ اور نہ مین اس دعوے کی لیاقت اپنے حامہ مین پاتا ہون۔ اسلیئے اوسی مسودہ کو مینے چھاپنے کیلیئے بھیجدیا اور اوسکی ترتیب اور طبع سے میری غرض صرف بقائے نام اور فوائد عام اور تصحیح غلط فہمی خاص عام ہے۔

نوشتہ بماند سیاہ بر سفید نویسندہ را نیست فردا امید

نہ اس سے کوئی فائدہ حاصل کرنا مد نظر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مینے اس تصنیف بلا کسی معاوضہ کی منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ مرزبازار پریس و اخبار وکیل امرتسر پنجاب کو تحفتہ نذر کر دیا۔ صاحب موصوف کو اسکی طبع اور فروخت کا اختیار ہے اوسکی بلا اجازت دوسرا شخص اسکو طبع نہین کریگا۔ اور مجھی اپنے حق تصنیف کی بابت منشی صاحب موصوف سے نہ کوئی دعوی ہے نہ آئندہ ہوگا۔ اور صاحب موصوف نے بھی اس کتاب کے بہت جلد چھاپنے کا وعدہ وثیق کر لیا ہے۔ اور صرف یہی میرے حق تصنیف کا معاوضہ مینے سمجھ لیا ہے کہ اسکو طبع ہو کر شائع اور مقبول انام دیکھ لون۔ بلکہ منشی صاحب موصوف کی تحریر سے مین یقین کرتا ہون کہ میری اس تحریر کے شایع ہونے تک اوسکی چھپانے کا کام جاری ہو چکیگا۔ انشاء اللہ۔ اور مجھے امید ہے کہ یہ کتاب شایقین علم تواریخ کیلیئے عموماً اور مغلیہ خاندان کے اصحاب کیواسطے خصوصاً ایک عمدہ اور دلچسپ تحفہ ہوگی۔ اور اسکی خوبی اور میری محنت جانکاہی اس کتاب کے ملاحظہ ہی سے ظاہر ہوگی کہ ہے شنگرف است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

راقم میرزا محمد آغا خان قاچار۔ ابن منشی میرزا احمد جان قاچار کابلی۔ از ریاست سنگھڑا۔

الہاؤن

یعنی سلوک عمری ہارون الرشید اعظم۔ ہارون الرشید خلفائے عباسیہ مین پانچوان نہایت جلیل القدر خلیفہ ہوا ہے اسکے عہد مین سلطنت اسلامی کو جس قدر عروج حاصل تہا وہ پھر کبھی نہین ہوا۔ حدود ہندوستان سے بحر اوقیانوس (بحر اوقیانوس) یا افریقہ کے انتہائے مغرب تک اسلامی جھنڈا لہراتا تھا۔ اس کتاب مین خلیفہ موصوف کی عدالت و انصاف۔ زہد و ریاضت۔ سوشل اور پولیٹکل طرز معاشرت کا پورا پورا حال نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر ہے۔ کتاب نہایت دلچسپ اور مسلمانون کی اس وقت کی عظمت و شان کا پورا پورا نقشہ ہے۔ اصحاب شایقین تاریخ کی الماریون بالخصوص ہر مسلمان کے گھر مین اسکا ہونا لابدی ہے۔ رفاہ عام کے لحاظ سے قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یعنی صرف عہ

المشتہر مینجر اخبار وکیل امرتسر

مہلک تدفین

جنازون مین ہلاکت کا خطرہ ہوتا ہے۔ ٹوپی اتار کر بھیجے ہوئے ہے اور کسیطرح نہین۔ جنازے کے ساتھ جانے مین زکام ہو جانیکا خطرہ ہے اور کسیطرح نہین۔ جنازے کے ساتھ جانے مین زکام ہو جانیکے متعلق ذیل کے بیان مین چند امور ایسے ہین جو ایسے ہی دیگر وجہات سے مختلف ہین۔ مسٹر جیمس بین برج نے جو ٹنڈہو کان کو یکہ مین بیٹھ کر آک لانڈ کرنیل کے خاص کمشنر سے یہ واقع بیان کیا تہا۔ کمشنر موصوف اسکے مکان پر گئے واقعہ دیر ڈیل سٹریٹ۔ مونٹ پلیزنٹ متصل سینی مور واقع ڈربہم پر بین برج سے ملنے گیا تہا بین برج نے یون کہا کہ خلع نار تمبر لینڈ کے ایک گانون مسمی شیشن ٹون مین نومبر ۱۸۹۶ء مین مین ایک رشتہ دار کے جنازے کے ساتھ گیا۔ اس دن بڑی سردی تہی اور بدقسمتی سے مین عادت کے خلاف ہلکے کپڑے پہنے تہا۔ اس امر سے مجھے مدت تک دردناک تکلیف اوٹھانی پڑی جو اب تک مجھے یاد ہے۔ مجھے اسدن تو کوئی اثر معلوم نہ ہوا۔ مگر دوسرے دن جب مین حسب معمول کام پر جانے لگا تو مین نے دیکھا کہ مجھ مین اتنی سکت باقی نہین ہین جاگا تو مجھے بڑا درد ہوتا تہا۔ اور مین کوشش کرتا تو بھی کہڑا نہ ہو سکتا۔ اور ایک ناقابل برداشت درد میرے جسم کے وار پار ہو رہا تہا۔ کام پر جانے کا تو مینے خیال ہی چھوڑ دیا۔ مجبوراً مین پھر منگ پر لیٹ گیا اور ایک ہفتہ تک چھت سے نیچے نہ اتر سکا۔ میری ٹانگین سوجکر کپا ہو گئین۔ اور مین چل نہ سکتا تہا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ تمہین ایک سخت قسم کا قولنج معدی ہو گیا ہے۔ مجھی قطعی صحت کی بہت کم امید تہی۔ زندگی ایک مصیبت تہی۔ اور خواہ کچھ بھی دوا کہاؤن مجھے کچھ فائدہ نہ ہوتا تہا۔ اس زمانہ مین میری بیوی میرے لیئے ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز فار پیل پیل کا ایک بکس لائی۔ پہلی ہی بکس سے مجھے افاقہ ہو گیا۔ اور دوسرا بکس ختم ہونے سے پہلے مین پھر نے چلنے کے لایق ہو گیا۔ مینے کل چھ بکس کہائے اور اسکے بعد تو مین نیا ہی آدمی معلوم ہوتا تہا۔ پانچ ہفتہ کے بعد مین بفضلہ تندرست ہو گیا کہ پھر اپنا کام کرنے لگا۔ مگر ان پانچ ہفتون کی مرض نے مجھ پر بہت برا اثر ڈالا۔ اس موقعہ پر مسٹر بین برج نے یہ بتا کر کہ کسطرح میرے کپڑے میرے جسم پر بڑے معلوم ہوتے تہے بڑے موثر طور پر ظاہر کیا کہ میرا جسم بیماری سے کس قدر گھل گیا تہا۔ لیکن اب مین گھوڑے کیطرح مضبوط ہون اور میری صحت بہت اچھی ہے۔ مین اسکو ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز کا نتیجہ سمجھتا ہون۔

کس چیز نے مجھے ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز استعمال کرنے کی ترغیب دی۔ مگر یہ پہلا مرتبہ نہ تہا کہ مین نے انکو استعمال کیا۔ دو سال گذرے جب مین بیمار تہا تو میری بیوی نے جو پہلے اسکو استعمال کر چکی تہی۔ مجھے انکے استعمال کی ترغیب دی۔ مجھے بیحد مفاصل تہی اور اور بہت سی مرضین تہین جو میری رائے مین سالون تک کلون مین اور آگ کے پاس کام کرنیسے پیدا ہوئی تہین۔ ڈاکٹر کی توجہ سے مجھے کچھ افاقہ نہ ہوا تہا۔ اور میری بیوی نے رو دیا کہ مین ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز کا استحان کرون۔ میری بیوی نے ایک نوجوان کی نسبت پڑہا تہا کہ اسے روح مفاصل نے اتنا تنگ کیا تہا کہ بیچارہ لاٹھی لیکر چلتا تہا۔ لیکن مجھے شک تہا کہ مجھے وہ فائدہ کرے۔ مگر بغیر بیرے علم کے وہ ایک بکس گولیون کا لے آئی۔ اور مجھ پر زور دیا کہ مین انکا استحان کرون۔ آخر کار مینے اسکا کہنا مان لیا مینے گولیون کا استحان کیا۔ اور پہلے ہی بکس سے مجھے فائدہ معلوم ہوا اور بہت تھوڑی مدت مین (مین اندون تین ہفتہ تک گھر مین رہا تہا) اس لائق ہو گیا کہ کام شروع کرون۔

ایسے ہی متعدد اسباب معمولی ادویہ سے افاقہ نہ ہو ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز بڑا عجیب ازالہ مرض کرتی ہین۔ مگر ناظرین کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ گولیان صرف سخت مرضون مین ہی فائدہ کرتی ہین۔ بلکہ وہ ایک بڑی بیحد خاصگی دوا ہین کیونکہ بالکل بے ضرر ہے۔ بغیر ڈاکٹر کی صلاح کے بھی انکو استعمال کر سکتے ہین جب کہ وجع مفاصل عرق النساء یا درد عصبی کی شکایت ہو یا مریض کو کسی مقوی دوا کی ضرورت ہو تو ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز سے تمام امراض رفع ہو جاتی ہین۔ جو ضعف اعصاب اور کثرت محنت سے یا گرم ملکون مین رہنے سے پیدا ہوئے ہون۔ مثلاً جگر کی شکایات اور ملیریا اور دیگر بخارات کے بعد کا ضعف نیز اگر موٹرائی سکسی (آخر الذکر تو عام ادویہ سے کبھی صحت ہی نہین ہوتی) عرق النساء رعشہ

امراض نخاع۔ سر درد عصبی۔ امراض قلب اور وہ امراض جو خون کی کمی اور کمزوری سے پیدا ہوتی ہین۔ مثلاً انیمیا۔ دق۔ وجع مفاصل۔ یرقانی۔ دم پھولنا۔ اختناق الرحم۔ زنانہ امراض اور چہرے کی زردی اور دوبالا پن۔ یہ گویان دنیائی تمر دوخرن ہر درد کے لیے ہین۔ مگر عورتون کے امراض خصوصہ مین بہت مفید ہین۔ تمام معتبر دوافروش بحساب عمدہ روپیہ فی ڈبیہ یا چھ ڈبیہ ۵ روپیہ کو فروخت کرتے ہین۔ انکی بجائے اور دوا جو کہلی یا بند کہتی ہو بالکل نکمتی ہے۔

دمودر تلسی ۲۷ کالیا دیوی روڈ بمبئی۔ ۵۸ کیننگ سٹریٹ کلکتہ۔ تمام ہندوستان برہما اور لنکا مین ڈاکٹر ولیم صیڈ یسن کمپنی کے ایجنٹ ہین ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اطلاع

تیسرے درجے کے مسافرون کی بذریعہ ڈاک اور تیز پسنجر ٹرین کے

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر روانگی "یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء سے

تیسرے درجے کے مسافر جو ایک سو میل سے کم فاصلہ کیلئے سفر کرتے ہون نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ڈاک اور تیز پسنجر گاڑی مین سفر نہ کرسکین گے یعنی لالہ موسیٰ اور سہارنپور کے درمیان نمبر ۴ ڈون اور نمبر ۵ آپ ڈاک گاڑی مین دہلی اور لالہ موسیٰ کے درمیان نمبر ۳۔ آپ پسنجر گاڑی مین۔ لاہور اور دہلی کے درمیان نمبر ۶ ڈون پسنجر گاڑی مین اور نمبر ۷ آپ اور نمبر ۸ ڈون کراچی میل مین کوٹری اور کراچی کے درمیان۔

ریل کی شاخون سے روانگی کے موقع پر ایک سو میل کی حد سفر کے اس حصہ سے متعلق ہوگی جو مین لائین پر کیا جائے بمتثنیات ذیل:۔ (۱) مسافر جو سندھ ساگر ریلوے کو جاتے ہون نمبر ۳ آپ پسنجر مین روانہ ہوسکین گے۔

(۲) مسافر جو شاخ جمون کو جاتے ہون نمبر ۳ آپ پسنجر اور نمبر ۴ ڈون میل مین جاسکین گے۔

(۳) مسافر جو وزیرآباد کہانیوال ریلوے کو جارہے ہون وہ نمبر ۳ آپ پسنجر مین اور لالہ موسیٰ کے پری نمبر ۴ ڈون میل مین جاسکین گے اور جو اس لائین سے نمبر ۱۵ آپ مین آئین وہ وزیرآباد سے نمبر ۳ آپ پسنجر مین روانہ ہوسکین گے۔

(۴) مسافر جو شاخ پٹھانکوٹ سے نمبر ۱۱ آپ اور نمبر ۲۱ آپ مکسڈ ٹرین مین آئین وہ امرتسر سے نمبر ۳ آپ پسنجر اور نمبر ۴ ڈون میل مین بہ ترتیب روانہ ہوسکین گے۔

(۵) مسافر جو راجپورہ بٹھنڈا ریلوے سے نمبر ۹۶ ڈون لوکل مین پہونچین وہ راجپورہ جنکشن (مقام اتصال اس اور جو اس لائین کو جارہے ہون وہ نمبر ۳ آپ اور نمبر ۶ ڈون پسنجر ٹرین مین جاسکتے ہین۔

(۶) مسافر جو کوٹری روہڑی ریلوے کو جارہی ہون وہ نمبر ۷ آپ مین۔ اور جو ادہر سے آرہے ہون وہ کوٹری سے نمبر ۸ ڈون میل گاڑی مین روانہ ہوسکین گے۔

فلدن ریلویز (غیر ریلوین) سے یا انکو روانگی کے موقعہ پر ایک سو میل کی حد فاصلہ مشترکہ فاصلہ پر عاید ہوگی یعنی مقام روانگی سے منزل مقصود تک کل فاصلہ محسوب کیا جائیگا۔ مگر اس نقرہ سے پنجاب میل مین اسٹ انڈین ریلوے کو جانے آنے والون پر جو دو سو میل کے فاصلہ کی حد ہے وہ منسوخ نہین ہوتی (ملاحظہ ہو نقرہ ۵۰ کتاب نارتھ ویسٹرن ریلوے کو جنگ ٹیرف ۱۸۹۹ء) اودھ و روہیلکھنڈ ریلوے کی ڈاک گاڑیون مین یہان سے جانے آنے والون پر ایک سو نوے میل کی شرط فاصلہ منسوخ ہوتی ہے (ملاحظہ ہو نقرہ ۵۰ ٹیرف مذکور)

جو نوکر اول و دوم درجہ کے مسافرونکی ہمرکاب ڈاک یا تیز مسافر گاڑی مین سفر کررہے ہون تیسرا بالا سے متعلق نہین ہین

دفتر صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ
لاہور مورخہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء

سی ایل۔ بلگو صاحب
قائمقام ٹریفک سپرنٹنڈنٹ

نجوم جعفر۔ تعبیر و عملیات ۔ نجوم۔ جفر۔ رمل۔ عملیات۔ مکاشفات۔ طلسمات۔ پیشگوئی۔ تسخیر۔ تعبیر استفاضہ ارواح بزرگان کے کافی جوابات۔ مشورت کیواسطے جناب مولوی یقاحسین صاحب ملکی منجم اعلےٰ مقام نیر فتحاباد ضلع آگرہ سے خط و کتابت کیجئے۔ وغیرہا قرار شاگردانہ التماس پر علوم مذکورہ بالا مولانا ملکی مدوح الذکر تعلیم فرماتے ہین شائقین درخواست کرین۔ قرعہ رمل (رملے) ہزار نام باریتوالے مع اعداد ۴ جنتری تقویم اکبری ۴ سر۔

محاربہ چین

فغفور چین نے ایک فرمان جاری کیا ہی جسمین روسی افواج کو پکین سے ہٹا لینے پر نثار روس کا شکریہ ادا کیا گیا ہی۔ ویسرائیان ینگسی کو برطانیہ و جرمنی سے توقع ہی کہ ضرور اعلان جنگ کرینگے اور غالباً اسی لئے وہ برابر فوجین اور سامان رسد بھیجے چلے جارہی ہین۔

۳۰ ستمبر۔ مارشل والڈرسی ۲ تاریخ کو ٹینٹسین پہونچے۔ متفقہ افواج نے اعزازی گارڈ کے ساتھ انکا استقبال کیا۔ جنرل گیسلی چونکہ ایک ٹرین مین تو سوار ہونے سے رہ گئے تھے اور بعد ازان انہین مارشل والڈرسی کو اپنے ساتھ لینے مین دیر لگی اسوجہ سے وہ ۲۸ تاریخ ہی کو پہونچے ہین اور اب امیرالبحر سیمور سے ملاقات کرنے کی غرض سے ٹاکیو کیجانب بڑھ رہے ہین۔ انکی واپسی پر کل متفقہ طاقتون کے کمانڈرون کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ پکین سے ۲۳۔ کو چلی ہوئی ایک مراسلت ظاہر ہے کہ جرمنی والے یہ تیاریان کررہے ہین کہ مارشل والڈرسی چینیون کو ایک محل واقعہ شہر ممنوع الدخل مین کسی مقام پر قابض ہوجائین اور وہان جرمنون کا ایک بڑا حصہ رہا کرے۔

یکم اکتوبر۔ امریکن سفیر متعینہ شنگہای اور وزیر پرتگال تار دیتے ہین کہ ہمین اطلاع ملی ہی کہ فغفور یا شہنشاہ بیگم کیطرف سے ایک فرمان جاری ہوا ہی جسکا منشا یہ ہی کہ شاہزادہ توان اور بہت سے دیگر اشخاص کو نکال باہر کیا جائے کیونکہ باکسرون سے (دوستانہ) تعلق رکھتے ہین۔ جاپان کی مجلس وزارت مستعفی ہوگئی تھی جسپر مارکوئس آئیتو طلب کیا گیا ہی تاکہ جدید وزارت قائم کرے۔ ایک اخبار بیان کرتا ہے کہ چینی معاملات اب ڈپلومیٹک شکل اختیار کرتے جاتے ہین اور شاید اسی وجہ سے مارکوئس آئیتو کی موجودگی ضروری سمجھی گئی ہی تاکہ وہ گورنمنٹ جاپان کا وزیر اعظم مقرر ہوکر ایک متفقہ بحری و بری مہم ٹاکیو سے مقام شوکیوین پر بھیجی جاتی ہی اور روسی اس سمت کی ہی اسطرف کو چل پڑی ہین۔ رومن نام جنگی جہاز نے موضع لوکاڈ واقع دریائے مغربی پر گولہ باری کی یہ سوچکر وہان کے لوگون نے برٹش سٹیمر بر فائر کئے اور تہر سائے تھے۔ لندہورا جہاز بار برداری ہانگ کانگ پہونچ گیا ہی۔ کرنیل جرڈسن بمعہ بولھوین بنگال کیولیری کے ۲۳ تاریخ کو پکین پہونچے۔

۲۔ اکتوبر۔ سینٹ پیٹرزبرگ کا اخبار "اوفیشل میسنجر" روسیون کے الحاق منچوریا سے صاف انکار کرتا ہی۔ فرانس کی دو جنگی کشتیان موسومہ ایلینشا اور بریوکانٹ سے شاٹوک کیطرف روانہ ہوئی ہین (یہ مقام علاقہ دریائے مغرب مین واقع ہی) کیونکہ قصبہ مذکور مین تین مشنری دیسی عیسائی تباہ و برباد کرڈالے گئے ہین۔ مارننگ پوسٹ لکھتا ہی کہ دیگر طاقتون کو فرانس نے ایک مراسلہ بھیجا ہی جسمین وہ صلاح دیتا ہی کہ چین کیساتھ گفتگوی مصالحت فوراً چھیڑ دیجائے اور بقول ہمعصر مذکور سلطنتہائے روس جرمنی اور جاپان نے اس تجویز کی تائید بھی کردی ہی۔ جنوبپورہ لانسرز کے تین دستے ای۔ بی اور سی ہانگ کانگ سے شنگہای کیطرف بڑھے ہین۔ کنگ ولیم شہنشاہ جرمنی نے فغفور چین کے مراسلہ کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہی کہ صرف بیرن وون کٹلر اور نیز عیسائیون کے نقصان جان کی تلافی یا خونبہا ہی ذمہ دار فریق کی لئے مناسب سزا ہوسکتی ہی۔ قیصر نے فغفور کو یہ بھی لکھا ہی کہ آپ پکین چلے آئیں وہان کونٹ والڈرسی مناسب اعزاز سے آپکا استقبال کریگا اور آپکو جنگی آئین کے مطابق پناہ اور سہارا دیگا۔ شہنشاہ ولیم کا یہ نقرہ سمجھنے کے قابل ہی کہ صلح پوری پوری بدلے اور خونبہا کے ساتھ ساتھ ہونی لازمی ہی۔ بعد کی ایک تار برقی سے ظاہر ہے کہ برٹش بیڑہ جہازات مقام شان ہیکی وین کیطرف بڑھ گیا ہی اور جنیوی قلع خالی کردیا گیا ہی۔

۳ اکتوبر۔ وی ہائی دی کرایک مراسلہ مورخہ یکم ماہ حال سے معلوم ہوتا ہی کہ جہازات ٹیرسل اور اری ہوسا تیسری انڈین بریگیڈ کو لیکر تھوڑی ہی اطلاع پر ٹاکو کو چلدئے ہیں۔ فرانس کا خط بنام دول یورپ کی جسکو مارننگ پوسٹ نے شائع کیا ہی تصدیق ہوگئی ہی۔ اور فرانس بھی متفق ہی کہ بیرن وون کٹلر کے قتل اور سفارتخانون پر حملہ کرنیکا بدلہ لیا جائے۔

۵۔ اکتوبر۔ کلکتہ باربرداری کا جہاز "ڈیوک پورٹ لینڈ" فوجی ذخائر اور کمپاد و متفرق سامان لیکر کل ۴ کو ہانگ کانگ روانہ ہوا۔ اس جہاز کی روانگی سے چوتھی بریگیڈ کے متعلق باربرداری کا انتظام مکمل ہوگیا ہے سیجر ایچ ریڈ اس باربرداری کی جہازی کمان پر ہیں۔

اسلامی خبریں

فہرست زرچندہ حجاز ریلوی جو میاں غلام نبی وحبیب اللہ صاحبان تاجران شال - امرتسر کو وصول ہوا۔

میزان مندرجہ اخبار وکیل مطبوعہ یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء ماہ ۹

ڈاکٹر محمد نذیر صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	۱۰	۱۰
خریدار وکیل نمبر		عام
مولوی احمد علی صاحب معہ دیگر اصحاب	۱۵	۱۵
منشی محمد رمضان صاحب تاجر کتب		عام

کل میزان مالوصولی ۱۴۴/۸

ضلع بکفوزہ کے حاکم نے تین ہزار قرش وہانکے لوگوں سے وصول کر کے حجاز ریلوی کمیٹی کے پاس ارسال کئے ہیں۔

موقسو کے دو باشندوں حبیب اللہ آق بولاق آفندی نے ۶۱۷۵ قرش اور حسین شرینکی آفندی نے ۶۲۰ قرش حجاز ریلوی کے لئے دیئے ہیں +

ضلع اردک سے تین ہزار قرش اور ضلع صندقلی سے بیس ہزار قرش اور ولایت قونیہ سے ۲۷۴۲۹ قرش جمع ہوا ہے

افسر ضلع مکبوزہ نے اطلاع دی ہے کہ یہاں پچیس ہزار قرش جمع ہو جانیکی امید ہے۔

کمبرلی واقعہ جنوبی افریقہ سے خبر آئی ہے کہ وہانکے مسلمانوں نے تیس ہزار قرش اعانت حجاز ریلوی کیلئے جمع کیا ہے۔

بتقریب سعید جوبلی حضرت خلافت پناہی استانہ میں ایک صنعتی نائٹ سکول کھولا گیا۔

حضرت خلافت پناہی نے حکم صادر فرمایا ہے کہ ناجائز درآمد برآمد اشیاء کے روکنے کے لئے ایک جہاز ہمیشہ خلیج بصرہ میں رہے +

ولایت موصل کی سرحد ایران سے ملتی ہوئی ہے۔ اور سرحد ایران سے موصل نو گھنٹے کی مسافت ہے اس راستہ میں بہت سی خانہ بدوش اور جرائم پیشہ قومیں آتی جاتی رہتی ہیں۔ حال میں حکم سلطانی صادر ہوا ہے کہ دو سو پچاس سوار وں کا ایک دستہ مستقل طور پر ولایت موصل کی حفاظت کے لئے ہمیشہ وہاں رہے تاکہ موصل اور ایران کے آنے جانیوالے ان قوموں کی دست برد سے محفوظ رہیں +

فریق سعادت لو محمد علی پاشا حاکم موقع یلدیز کو حکم ہوا ہے کہ وہ قسطنطنیہ سے دمشق جائیں اور وہاں ریلوے کے کام کی نگرانی اور اسکے جلد تیار ہونے میں سعی کریں۔ چنانچہ بتعمیل حکم مذکور پاشائے موصوف ۱۴ جمادی الاول کو قسطنطنیہ سے دمشق روانہ ہو گئے +

بغداد کے مکتب صنائع کی تعمیر و تجدید کا کام ختم ہو گیا ہے اب وہاں پہلے سے دو چند طلبا داخل ہیں۔ جنکی تعلیم۔ تربیت لباس اور خوراک کا انتظام نہایت عمدہ ہے علاوہ اور تعلیم کے اب علم موسیقی اور بخاری کی بھی تعلیم دیجاتی ہے جسکی وہاں بہت ضرورت تھی

صوبہ معدن سے لکھا آیا ہے کہ شکری بیگ پاشا نے وہ تمام بقایا جو اوقاف کے ذمہ تھا حجاز ریلوے کو چندہ میں دیدیا ہے

قصبہ سنج طفات املاک سلطانی میں حضرت خلافت پناہی کی جوبلی کے دن ایک جامع مسجد اور مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی جو خاص صرف سلطان سے تعمیر ہونگے۔ رسم افتتاح کے موقعہ پر تمام عہدہ داران و ملازمان سلطانی اور اکابر و عمائد بلدہ جمع تھے بہت بڑا دعوتی جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت خلافت پناہی کی ترقی دولت و درازی عمر کی دعا کی گئی۔

انجمن اسلامیہ پنجاب نے ۳۰ ستمبر کو لاہور میں ایک عام جلسہ کیا جسمیں ایک ریزولیوشن بدیں مضمون پاس ہوا ہے کہ انجمن موصوفہ نواب محسن الملک بہادر پر بحیثیت آپکے سکرٹری مدرسۃ العلوم علیگڈھ ہونیکے پورا پورا اعتماد رکھتی ہے اور ملتجی ہے کہ آپ عہدۂ سکرٹری شپ سے مستعفی ہونیکا ارادہ کو ملتوی رکھیں کیونکہ آپکی یہ علیحدگی محمدن کالج اور نیز قوم مسلمانان کے حق میں نہایت ہی مضر پڑیگی +

گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا کہ اگر سیکرٹری آف سٹیٹ کو اسمیں کچھ اعتراض نہو تو ملک شام کو ایک سرکاری افسر خچر خریداری کے لئے بھیجا جائے بشرطیکہ وہاں اسکی کوئی صورت بھی ہو سکے +

گلاسگو سے جہاں وبائے طاعون پھیلی ہوئی ہے۔ جو لوگ قسطنطنیہ پہنچینگے اور اثناء سفر میں وہ کہیں بھی قرنطینہ میں رہے ہونگے انکے لئے قسطنطنیہ میں قرنطینہ لگا ہوا ہے۔ اسمیں آٹھ روز تک ٹھیرنا پڑیگا لیکن اگر کسی اور مقام پر پہلے ہی قرنطینہ میں رہ چکے ہونگے تو انکا صرف طبی ملاحظہ ہی ہوگا۔

فرمان شاہی جو حال میں جاری ہوا ہے اور سابقہ فرامین سلطانی کے نفاذ کو مستحکم کرتا ہے اسکا منشا یہ ہے کہ یہود یوں کو ایک علیحدہ فرقہ مانا جائے اور انہیں شادی بیاہ۔ پروانہ راہداری حاصل کرنے وغیرہ کے متعلق خاص حقوق عطا کئے جائیں انکے پیشوائے دین کو ہر قسم معاملات میں آئندہ سے خاص اور مستثنےٰ اختیارات حکومت و عدلیت حاصل ہونگے اور اسکی مہر سرکاری سند سمجھی جائیگی +

دمشق مکہ ریلوے کمپنی نے ریل کی پٹریوں اور نیز دیگر آہنی مصالحہ کی بہم رسانی کیلئے جو اس لائن کی تیاری میں درکار ہوگا اجارہ کی درخواستیں طلب کی ہیں +

مصطفےٰ بیگ چیف انجنیر ریلوے مصر جنوبی نے دمشق مکہ ریلوے کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا ہے جسمیں انہوں نے ریلوی مذکور کے وہ فوائد جتائے ہیں جو کسی وقت میں مصری اور عربی ریلوں کے ملنے سے حاصل ہونے ممکن ہیں اور یہ اتصال اس ترکیب سے ہو سکتا ہے کہ ایک شاخ لائن مقام صلاحی سے نکالی جائے اور مقامات قنطرہ اور ارشط ہوتی ہوئی گزرے اور سطح قاہرہ مکہ معظمہ کی بالکل سیدھ میں آسکتا ہے +

حجاز ریلوی فنڈ کے لئے قصبہ بنی شہر کی موعودہ رقم یعنی ڈھائی لاکھ پیاسٹر میں سے ۸۵ ہزار پیاسٹر بنک کمیشن کے پاس بھیجی جا چکے ہیں اور دس ہزار پیاسٹر کمیشن کو مقام نصیبہ سے بھی مل چکے ہیں +

صیغہ پولیس کے افسر اعلیٰ نے ان اوقات کیلئے جبکہ ستارہ ہائے مساجد میں اذان دیجاتی ہے قطعی ممانعت کر دی ہے کہ کوئی شخص قہوہ خانوں میں تاش نہ کھیلنے پائے علی ہذا دیگر تمام نعوشاغل کی دکانوں میں کسی قسم کے نقش و نگار یا ایسی تصاویر لٹکانیکی بھی ممانعت ہو گئی ہے جنمیں قرآن کریم کی آیات یا احادیث نبوی لکھی گئی ہوں +

ٹرکی میں جو چندہ قحط زدگان ہند کیلئے کھلا ہے اسکی رقم اسوقت تک چار لاکھ پیاسٹر سے زیادہ ہو چکی ہے +

افواہ ہے کہ سید علی صاحب بلگرامی حیدرآباد سے رخصت ہو نیوالے ہیں اور ریاست کی ملازمت ترک کر کے انکا ارادہ ولایت جانیکا ہے جہاں کیمبرج یونیورسٹی میں وہ مشرقی زبانوں کے پروفیسر ہونگے اس اسامی کی تنخواہ چار ہزار پونڈ یعنے ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہے۔ ریاست حیدرآباد کے لئے سید صاحب جیسے بزرگوں کا وجود مغتنمات سے ہے دو چار ایسے ہی اصحاب جنکا نظیر ہندوستان میں کم تھا اس سے پیشتر ریاست کی ملازمت سے کنارہ کشی کر چکے ہیں۔ باقی اصحاب کا اس طرح ترک ملازمت کر کے ریاست سے علیحدہ ہو جانا ریاست کیلئے کوئی اچھی فال نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ سید صاحب ریاست ہی میں رہکر اسکی فلاح اور ترقی میں ساعی ہوں +

اخبار پالمال گزٹ اپنے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے کہتا ہے کہ آجکل افغانستان کی شمالی سرحد کے قریب روسی فوج کے بڑے بڑے دستے متعین اور جمع کئے جا رہے ہیں۔ ان افواج کو کھانے پینے کی تکلیف نہو نیکے لئے جا بجا بڑی بڑی گودام مقرر کرنیکا انتظام کیا گیا ہے جنمیں ہر قسم کی رسد بافراط جمع کیجائیگی جو دو لاکھ سپاہ کیواسطے کامل دو سال تک کفایت کر سکے۔ اتنی ہی رسد کوشک میں جمع کرنیکا حکم ہوا ہے۔ بالفعل وہاں ایک سال کی رسد موجود ہے۔ علاوہ جنگی سامان کے ہر ایک دستہ فوج کے ساتھ پانی کے فلٹر (صاف کرنیکے آلات) موجود رکھے جانیکی ہدایت کی گئی ہے۔

اخبار ڈیلی ڈسپیچ مانچسٹر کا نامہ نگار پیرس (دار الخلافہ فرانس) سے لکھتا ہے کہ شاہ ایران کی ایام اقامت پیرس میں اہل فرانس نے بوشہر میں ایک فرانسیسی سفارتخانہ بنانیکی شاہ سے اجازت حاصل کی ہے۔ اسوقت ساحل مسقط پر فرانس والونکو کوئلہ لینے کے لئے ایک کولنگ سٹیشن ملا ہوا ہے۔ اس نئے سفارتخانہ کے بنانے سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیج فارس میں فرانس اپنا اقتدار بڑھانا چاہتا ہے سفارتخانہ مذکور کے متعلق ایک شفاخانہ اور مدرسہ بھی تعمیر ہونے والا ہے۔ مانشیور بریاس اس جدید سفارت کی خدمت پر مامور ہوا ہے جو عنقریب پیرس سے بوشہر کو روانہ ہوگا۔

اخبار ڈیلی اکسپرس بیان کرتا ہے کہ یہ بات قرار پا چکی ہے کہ عرصہ تخمیناً دو ماہ میں ایک اور بڑی مہم شہر دار فر کو سردار علی ابن دینار کی قوت کو کامل طور پر توڑنیکے لئے روانہ کیجائے۔ یہ وہ سردار ہے جس نے ایام سلطنت مہدی میں اپنے آپکو سلطان کے نام سے موسوم کر لیا ہے۔ سردار مذکور نے اس امر کے متعلق بہت ساری کوشش کی کہ سلطنت مصر اسے اپنی ماتحت ملک کا سلطان رہنے دے مگر اسمیں اسے کامیابی نہ ہوئی اور سلطنت مصر نے اسکو اپنے ماتحت حاکم قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اسپر اب وہ مصر سے لڑنیکی تیاریاں کر رہا ہے۔ جو مہم اس سے لڑنیکے لئے روانہ کیجانیکو ہے اسمیں تین سو ڈانی پلٹنیں ایک سالہ اور توپخانہ کی ایک بیٹری ہوگی۔

سلطنت انگلشیہ اور اٹلی کے باہم اس مضمون کا ایک اقرار ہوگیا ہے کہ راس قاہو کے آہنی راستہ میں آیندہ پیچیدگیاں پیدا ہوں۔ اخبار میوریل ڈپلومیٹیک کہتا ہے کہ اٹلی اس امر کی ذمہ دار ہوتی ہے کہ نئے علاقہ ارتھرا میں ایک آہنی راستہ تیار کرے جو اسقدر وسیع ہوگا کہ سرزمین سوڈان تک پہنچنے والی پٹری آہنی سڑک میں جا ملیگا۔ اگر یہ اقرار نامہ مستقل ہو جائے اور دونوں فریق اسپر عمل پیرا ہوں تو اہل افریقہ کو اس سے بہت کچھ فائدہ پہنچیگا۔ کیونکہ اس راہ آہنی کے تیار ہو جانے سے سرزمین سوڈان اور خرطوم سے بحیرہ احمر تک سفر کرنے میں مسافروں کو بہت آسانی ہو جائیگی اور ہر شے بہت سہولت سے بھیجی جایا کریگی جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اہل سوڈان جو کسی زمانہ میں وحشیوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے اب بہت مہذب ہو جائینگے +

روس کی گورنمنٹ نے اپنے فوجی افسروں کے لئے جنکی ڈیوٹی سرحد پر ہوتی ہے۔ سمرقند میں ایک جماعت کھولی ہے جسمیں انہیں فارسی زبان پڑھائی جایا کریگی۔ کہتے ہیں کہ معلموں کے عملہ میں سردار اسحاق خان کے فرزند کلاں سردار اسمعیل خاں بھی ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بہت سی روسی فوج سرحدات تو قندز و کاشغر کو بھیجی جارہی ہے۔ اور عام افواہ اس طرح سننے میں آتی ہے کہ روس کی یہ کارروائی اس نیت سے ہے کہ یارقند اور کاشغر دونو کو اپنی سلطنت میں ملالے میجر مونسل نائب سفیر برٹش متعینہ وائنا کی رائے ہے کہ ارمنوں کے گذشتہ قتل کیوقت مقتولین موضع سپاغنک کی تعداد میں نہایت مبالغہ سے کام لیا گیا ہے اگرچہ وہ بوجہ اپنی پوزیشن کے ابھی اسکی تفصیل وار رپورٹ دینے سے معذور ہیں۔

سلطان المعظم نے بیرن مارشل وون بیبرسٹین جرمن ایلچی کو اور جنرل دون وٹچ ہیڈ آف جرمن سپیشل مشن کو اپنی جوبلی کی تقریب سعید پر تمغہ امتیاز عطا فرمایا ہے۔ یہ اعزاز ابتک تاجدارسروں کیلئے مخصوص اور محفوظ تھا

ہز ہائنس نواب رامپور کے ہاں ۳ ماہ حال کو فرزند تولد ہوا۔ ریاست میں بڑی خوشیاں منائی جارہی ہیں مبارکبادیکی تاروں کی ہر چار طرف سے بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ ہر گروہ اور ہر طبقہ کے لوگ اس تقریب سعید پر جوش مسرت میں بھرے ہوئے طرح طرح سے اپنے فرمانروا کے ساتھ اظہار وفاداری و محبت کر رہے ہیں۔

پروفیسر بیک مرحوم پرنسپل علیگڈھ کالج کی یادگار کے لئے ٹومن ہال رائے بریلی میں بصدارت آنریبل راجہ رام پال سنگھ جلسہ منعقد ہوا ۲۵۴ روپیہ چندہ جمع ہوا۔

جامع مسجد دہلی کو ریاست نظام سے ۵۰ روپیہ ماہوار ملا کرتا تھا آیندہ سے ۲۰۰ روپیہ ملا کریگا +

کابل کی خبر ہے کہ امیر صاحب نے یہ دیکھکر کہ زکا خیل آفریدی اور شنواری پٹھان افغانی قلمرو میں اکثر ڈاکہ زنی کرتے رہتے ہیں۔ سردار محمد علی خان کو اس غرض سے شنواری علاقے میں بھیجا ہے کہ وہاں چھاؤنی بنانے کیلئے زمین پسند کرے تاکہ سرحدی ڈاکو آیندہ شرارت نہ کرنے پائیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کابل کے مطبع سے فارسی زبان میں ایک فقہ کی کتاب حال میں شائع ہوئی ہے اور اسکی ایک ایک جلد تمام ملاؤں اور واعظوں کو بانٹی گئی ہے اس کے ایک حصے میں پولٹیکل مسائل کا بھی ذکر ہے۔ اور روس اور برطانیہ کے ساتھ امیر صاحب کے تعلقات کا بیان ہے +

شاہ ایران یکم اکتوبر کو قسطنطنیہ میں وارد ہوئے سلطان المعظم نے بڑے تپاک سے خیر مقدم ادا کیا۔

حال میں گورنمنٹ ایران نے اجازہ راہداری کے پروانوں کے متعلق ایک فرمان نافذ کیا ہے کہ ہر ایک غیر ملک کا شخص جو ایران میں سیاحت کرنا چاہے اُسکو لازم ہے کہ سرحد ایران پر داخل ہوتے ہی اجازہ کا معائنہ کرائے اگر اس اجازہ پر ایرانی کانسل کے دستخط نہ ہونگے تو اُسکو اجازہ پر دستخط نہ کرانے کے عوض میں ۱۲ قران ادا کرنے ہونگے اور مزدوروں اور صناعوں کو صرف چار قران دینا پڑینگے +

سلطان المعظم روز صبح کے چھ بجے بیدار ہوتے ہیں اور قصر یلدیز اور باغوں میں سارا سارا دن بنفس نفیس امور سلطنت میں مصروف رہتے ہیں۔ آپکا بدن چھریرا ہے۔ اوپر ایک زردی مائل بھورے رنگ کا اوورکوٹ زیب تن فرماتے ہیں تاکہ اگر اندر کوئی زینت کا لباس بھی پہنا ہوا ہو تو وہ اُسکے نیچے ڈھک جائے اور لوگوں کی توجہ جو سلاطین کے دن آپکے دیدار مسرت آثار سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں آپکے زرد اور فکرمند چہرہ سے کسی اور چیز کی طرف نہ بٹنے پائے جو بھوری اور چھدری ڈاڑھی سے ڈھکا ہوا ہے آپکے عہد میں کل قلمروئے عثمانیہ میں پچاس ہزار مدرسے قائم ہوئے جنمیں لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں اور یہ ترقی آجتک کسی سلطان کے عہد میں نہیں ہوئی تھی۔

گورنمنٹ نظام نے رزیڈنٹ سے دریافت کیا ہے کہ کیا حج مکہ معظمہ کے متعلق گورنمنٹ ہند نے کوئی مزید احکام جاری کئے ہیں پچھلے دو سال میں ریاست حیدرآباد سے کوئی حاجی مکہ معظمہ کو نہیں گیا اور انکی ایک مقدار کثیر یہ معلوم کرنیکے لئے بے قرار ہے کہ نظر بر قواعد قرنطینہ و دیگر تجاویز حفظ ماتقدم بروئے قانون امراض متعدی کیا یہ ممکن نہیں کہ جسطرح پچھلے

ہندوستان کی خبریں

حضور وائسرائے کی ہمشیرہ کرسمس قحط فنڈ کے لئے مینا بازار کی آمدنی سے ۴ ہزار روپیہ جمع کر کے بھیجا۔

مسٹر جیکسن انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب جو معذور الخدمت ہو کر ولایت چلے گئے تھے ریٹائر ہو گئے +

ڈاکٹر ٹھاکر داس اسسٹنٹ سرجن حصار نے ایک مدقوق لڑکے کے سینے سے شگاف دیکر مواد نکالا جس سے تپ دق کو بالکل آرام ہو گیا۔ یہ آپریشن نہایت ہی مشکل اور نازک ہے جس میں ذرا سی غفلت میں جان کا خطرہ ہے ڈاکٹر صاحب کی کامیابی قابل فخر ہے +

پونا کے قریب ریلوے لائن پر شدت بارش سے زمین دھنس گئی ۱۷۰ فیٹ طویل اور ۱۲ فیٹ عریض غار بن گیا بمبئی اور پونا کے درمیان ریل کی آمد و رفت بند ہے +

رائے بہادر ٹھاکر گنیش پرشاد سنگھ کمشنر تحویل اکنومیکل گورنمنٹ کی طرف سے دوسرے مقدمہ رشوت ستانی کی بابت عدالت جڈیشل کمشنر میں اپیل دائر ہوا۔ عدالت نے فیصلہ برزور رکھا ہے +

گورنمنٹ نے ان اسسٹنٹ سرجنوں کے لئے جنکو ہسپٹل اسسٹنٹوں کی قلت کی وجہ سے کنٹونمنٹ ہاسپٹلز کا عارضی چارج رکھنا پڑیگا ۲۰ فیصدی اضافہ تنخواہ منظور کیا ہے +

یکم اپریل سے ۱۵ ستمبر تک ریلوے جات ہند کی آمدنی بہ نسبت سالگذشتہ کے اس سے ۱/۲ ۱۱ لاکھ روپیہ زیادہ ہے قیصر ہند کی میز کے چاندی کے برتن ۳ کروڑ روپیہ کی مالیت کے ہیں +

لارڈ ہیملٹن صاحب جدید گورنر مدراس ۲۵ دسمبر بڑی دن کے روز مدراس میں پہنچینگے۔

لودیانہ میں مسودہ قانون انتقال اراضی پنجاب کی تائید میں ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء کو بمکان انجمن اسلام ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں اکثر رؤسا شہر و زمینداران ضلع لودیانہ شامل تھے +

چین میں ہندوستانی افواج کیلئے وہانکا سکہ ڈالر دو شلنگ یا ڈیڑھ روپیہ کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

اسوقت ہندوستان پر ۲۱ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کے قرضہ کا بار ہے جسمیں سے ۸ کروڑ تعمیرات انہار اور ریلوے وغیرہ میں صرف ہوا ہے +

ماہ جولائی گذشتہ میں سونا جو باہر سے ہندوستان میں آیا وہ پونے پینتالیس لاکھ روپیہ کا تھا اور سرکاری سال کے چھ ماہ میں ۱ ۱/۲ کروڑ روپیہ کا سونا آیا اور اور اسی زمانہ میں ۴ کروڑ جدید روپے کلکتہ اور بمبئی کی ٹکسالوں میں مسکوک ہوئے

ایک خاص درخواست کی بنا پر دو زاید برٹش جنگی ہسپتال عنقریب روانہ چین ہونیوالے ہیں +

آنریبل مسٹر زے قانونی ممبر غالباً ۲۴ اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہونگے پہلے لاہور جائینگے اُسکے بعد بنارس ہوتے ہوئے کلکتہ جائینگے اور ۹ نومبر کو کلکتہ سے روانہ ہونگے اور برہما جائینگے جہاں سے اوائل دسمبر میں کلکتہ واپس آجائینگے

خبر ہے کہ وزیرستان پر چڑھائی کے لئے ۶ اکتوبر کو دو دیسی پلٹنوں اور ایک توپخانہ کو بنوں سے لوچی روانہ ہونیکا حکم ہوا ہے۔

جموں میں کارخانہ دیاسلائی قائم کرنیکی رزیڈنٹ نے اجازت نہیں دی۔

مدراس میں ریلوے انجن مٹی کے تیل سے چلائے جاتے ہیں۔

محسود وزیر یونکو سرکار سے ۶۰ ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے۔

سرینگر میں ہیضہ کسیقدر کم ہو گیا ہے مگر قرب و جوار کے اضلاع میں اُسکا وہی زور ہے پچھلے ۱۴ دنوں میں ۴۲۶۰ آدمیوں نے ہیضہ کیا جن میں سے دو ہزار ایک سو ایک مر گئے۔

۲۹ ستمبر کو بنگال چیمبر آف کامرس میں ایک جنرل کمیٹی اُس انجمن کی ہوئی جو اُن مصیبت زدوں کی امداد کے لئے قائم ہوئی ہے جنکو سیلاب نے برباد کر دیا ہے کمیٹی کے روبرو یہ سوال پیش تھا کہ جو روپیہ چندہ جمع ہوا ہے وہ اُن قرب و جوار کے کسانوں کو دیا جائے جنکے مویشی اور فصل سیلاب سے ضائع ہو گئے بعد بحث یہ تجویز ہوا کہ یہ امر انتظامی کمیٹی کے اختیار میں رکھا جائے۔ ابھی تک ۳۹ ہزار چندہ ہو چکا ہے جسمیں سے ۵ ہزار خرچ ہوا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قرب و جوار کے اضلاع میں اب تک بہت سخت تکلیف ہے اور اکثر مواضعات میں ابھی تک پانی بھرا ہوا ہے۔

افواہ ہے کہ مدراس چھوڑنیکے بعد سر آرتھر ہیولاک یا تو اسٹریلیا جائینگے یا سیلون واپس جائینگے +

چہارم انڈین بریگیڈ کو جسکے ساتھ امپیریل سروس ٹروپ بھی ہیں ٹینٹسن روانہ ہونیکا حکم ملا ہے۔ آٹھ برٹش آفیسر اور چار سو دیسی سپاہی مستثنےٰ کر کے رکھ لئے گئے ہیں۔ فی الحال اور زیادہ فوج چین کو نہیں بھیجی جائیگی۔

میانمیر میں یکم و ۲ ماہ حال کو ۷ آدمی مر چکے ہیں کلکتہ کے دیسی ترپ میں بھی ہیضہ نمودار ہوا ہے۔

وائسرائے کے اصطبل واقعہ مینی تال کے داروغہ مسٹر کروک نے اتفاقاً ایک عورت مسمی مسز گرائس کے بندوق مادی۔ یہہ عورت مسٹر کی دوسری طرف مسٹر کروک کے گھر کے قریب ہی رہتی ہے پولیس انسپکٹر نے اس فعل کو غافلانہ خیال کیا اور مسٹر کروگ کو تجویز کے لئے عدالت میں بھیج دیا ہے۔ حادثہ زیادہ خوفناک نہیں مسز گرائس کا چہرہ ہی ہی سا مس کر گیا ہے۔

پنجاب میں ۱۵ر ستمبر تک واردات ہیضہ میں معقول کمی ہو گئی ہے چنانچہ ہفتہ ماسبق میں کل ۱۴۴۴ کیس ہوئے اور اس ہفتہ ۹۱۴۔ ابتک کے کل کیس ۴۶۰۵۸ اور اموات ۲۳۷۶۱۔

نوشہرہ درگائی ریلوی کو گورنمنٹ نے منظوری دیدی ہے کہ تو اعد ریلوے جات ہند کے مطابق اپنا کام شروع کردے

شملہ سے لاہور سفر کرتے ہوئے دو فرسٹ کلاس کے مسافروں نے پچھلے جمعہ کی رات کو ایک چور پکڑوایا جو کہنہ سٹیشن سوریل چھوٹتی ہی چلتی گاڑی میں آن گھسا تھا اور سوئے ہوئے مسافروں کا اسباب باندھ کر لیجانے ہی کو تھا مگر بچ نکلنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا گیا اور اب حسب ہمیانہ پولیس کے زیر حراست ہے۔

لیجس لیٹیو کاؤنسل آف وائسرائے کا جو اجلاس جمعہ کو ہونیوالا ہے اسمیں نواب محمد حیات خان بالقابہ یہہ سوالات پیش کرینگے:۔ (۱) کیا گورنمنٹ کو اس بات سے آگاہی ہے کہ ممالک مغربی و شمالی اودھ کے مسلمانوں میں لوکل گورنمنٹ کے پاس کردہ ریزولیوشن مورخہ ۱۸ر اپریل سے جو عدالتوں میں اجراء ہندی رسم خط کے متعلق ہے کسدرجہ ناراضی ہے (۲) کیا گورنمنٹ آف انڈیا اس امر واقعی کو ملحوظ رکھکر بھی کہ الفاظ "عرائض" "دعاوی و شکایات" (دعاوی) جو ریزولیوشن محولہ کے فقرہ اول سیکشن نمبر ۲ میں مستعمل ہوئی ہیں انکے معنے ہائی کورٹ الہ آباد اور کورٹ آف جوڈیشل کمشنر اودھ میں مختلف کئے جاتی ہیں اس بات پر آمادہ ہے یا نہیں کہ ناگری حروف کا استعمال ان لوگوں کے لئے محدود و مخصوص کردے جو بجز ناگری کے اور کچھ نہ جانتے ہوں اور اپنی عرضداشتیں وکیلوں کی مداخلت بغیر بجنسہ پیش کرتے ہوں۔

کمانڈر انچیف ۲۳ کے بجائے ۲۵ تاریخ کو شملہ سے رخصت فرمائے ڈلہوزی ہونگے۔

حضور وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس منعقدہ ۵ ماہ حال میں مسٹر ریوانے مسودہ انتقال اراضیات پنجاب پر سلیکٹ کمیٹی کی تازہ ترین رپورٹ پیش کی۔ یہ مسودہ مرتبہ ۱۹ ماہ حال کو پاس ہو جائیگا۔

دربار میسور نے بوجہ قحط اور دورۂ حضور وائسرائے کے مسٹر ٹاٹا کی یونیورسٹی کیلئے چندہ دینے سے انکار کر دیا ہے علمی تحقیقات کی انسٹیٹیوٹ جاری کرنیکی جو تجویز ہے اسمیں اب ریاست مذکور کی طرف سے کوئی رقم نہیں ملیگی۔

ہفتہ مختتمہ ۲۹ر ستمبر میں وبائی طاعون کی نہایت شدید ہونیکی رپورٹ ملی ہے چنانچہ تعداد اموات پچھلے ہفتہ کی ۱۴۴۲ کے مقابلہ میں اس ہفتہ ۲۱۳۶ تھی۔ یہہ زیادتی زیادہ تر اضلاع بمبئی میں ہوئی ہے جہاں ہفتہ ماسبق میں صرف ۷۶۴ اموات ہوئی تھیں مگر اس ہفتہ میں ۱۲۱۵ تک نوبت پہنچ گئی۔ علی ہذا میسور میں ۲۹۶ کلکتہ میں ۱۰۱ بمبئی شہر میں ۸۷ اور اضلاع بنگال میں ۳۳۔

چھاؤنی کوہاٹ میں ایک بڑی کسر تھی جسکے پورے ہونیکی نہایت ضرورت محسوس ہو رہی تھی اب وہ کمی عنقریب ہی پوری ہونیوالی ہے یعنی دیسی پیدل سپاہ کیواسطے چند جدید لائنیں فی الفور تعمیر کیجائینگی۔

دو نئی پلٹنوں یعنی اکتالیسویں ڈوگرا پلٹن اور چھیالیسویں پنجاب انفنٹری کیلئے افسروں کا انتخاب ہنوز بڑھتا جاتا ہے لسٹ عنقریب شائع ہونیکو ہے اس التوا کی اصلی وجہ یہہ ہوئی کہ بہت سے افسر مہم چین کے باعث غیر حاضر تھے۔

محسود وزیری اپنی پچھلے مہینے کی لوٹ کھسوٹ کے بعد سے بالکل چپ چاپ رہے ہیں لیکن وہ علاقہ گومل میں اب بھی خاص حفاظت برابر اسیطرح کیجاتی ہے کیونکہ ان قبیلوں کے ارادوں کا کچھ بھروسہ نہیں۔

بنارس کی آریہ سماج نے ایک پبلک لائبریری کھولی ہے جو امید ہے کہ نہایت مفید ثابت ہوگی ہندوستانی بھائی اگر اپنے جدا جدا فرقوں ہی کے بہانہ اس قسم کے مفید کاموں کی طرف متوجہ ہو جائیں تو یہہ بھی بس غنیمت ہے اور جب پبلک ذرا بھی فیض عام کا خیال پیدا

حضور وائسرائے کی مدارات کے لئے دربار گڑھوا نکور نے پانچ لاکھ روپیہ کی منظوری دی ہے۔

نواب وائسرائے اپنے دورہ میں بمقام کراچی۔ ٹری ونڈرم۔ بنگلور۔ اور میسور دربار منعقد فرمائینگے۔

اخبار کالیداس کے اڈیٹر پر جو لائبل کیس دائر ہوا ہے اسکی مدافعت کیلئے سنا جاتا ہے کہ بمبئی سے کوئی وکیل آنکر غالباً بلا فیس پیروی مقدمہ کریگا

کانپور کی ینگ مینز ایسوسی ایشن (انجمن نوجوانان) نے بھی ایک پبلک لائبریری کھولی ہے دو ہزار روپیہ اسکے لئے چندہ جمع ہوا ہے پنڈت پرتھی ناتھ اور پنڈت انند سروپ اس کام سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں اور خاص سعی اسکی بہتری و فروغ کیلئے کر رہے ہیں۔

خاص کوشش ہو رہی ہے کہ خیرات خواروں کی تعداد گھٹا دیجائے اور انہیں کانٹ چھانٹ اسطرح ہوگی کہ سب سے پہلے تو تندرست اور توانا نکالے جائینگے اور سب سے پیچھے بچے۔ اور جہاں جہاں ابھی مصائب قحط کا خاتمہ نہیں ہوا اُن مقامات میں ایسا سلسلہ جاری کیا جائیگا کہ انکا بوجھ مناسب حصوں میں بٹ جائے گویا جتنے جتنے محتاج جنکی پرورش کرینگے۔ اتنے ہی ہر جگہ رہنے دیئے جائینگے یہہ شاید ٹھیک نہ ہوگا کہ جنکے گھر بار اور جملہ وسائل معاش قحط کیوجہ سے تباہ و مفقود ہو چکے ہیں انہیں محض تندرست و توانا ہونیکے باعث فقط نکالدینا ہی ضروری سمجھا جائے۔ اگر اُنکے لئے کوئی ذریعہ پیٹ پالنے کا نہ ہوگا تو احتمال ہی نہیں بلکہ قریب بیقین ہے کہ وہ ناجائز وسائل معاش اختیار کر کے امن عامہ میں خلل انداز ہونگے جسکے نتائج بداُس نقصان سے کہیں زیادہ زیان کا موجب ہو سکتے ہیں جو انکی بلا مبادلہ پرورش میں ابتک گورنمنٹ کو برداشت کرنا پڑا ہے اور خصوصاً ایک عرصہ تک مفت خوری کا عادی رہکر کونسے جرائم ہیں جو انسان بحالت ناداری نہیں کر گزرتا پس اسبات کی بڑی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ انہیں انکے آبائی پیشوں کے لئے فوراً سے کسی نہ کسی کام پر بھی لگایا جائے خواہ سرکار کی فیاضانہ مرحمت اسکی کفیل ہو یا قومی و ملکی جماعتیں اسکا بندوبست کریں۔

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کے سرحدی دورہ کا پروگرام۔ ۲۲ر اکتوبر شملہ سے روانہ ہو کر بمقام سری۔ ۲۳ر اکتوبر کو سری سے سباتھو۔ ۲۴ر اکتوبر کو سنادر ہوتے ہوئے کسولی۔ ۲۵ر اکتوبر بمقام۔ ۲۶ر اکتوبر کسولی سے چلکر کالکا۔ کالکا سے سپیشل ٹرین میں سوار ہو کر انبالہ چھاؤنی۔ انبالہ چھاؤنی سے اسی روز روانہ ہو کر ۲۷ر اکتوبر کو صبح ۹ بجے لاہور پہنچینگے۔ ۱۲ر نومبر کو لاہور سے منڈیالی۔ ۱۳ کو شیخوپورہ۔ ۱۴ کو چوہرکنا۔ ۱۵ کو مقام۔ ۱۶ کو خانقاہ ڈوگراں۔ ۱۷ کو سکھیکی۔ ۱۸ کو مقام۔ ۱۹ کو سانگلہ چوکی۔ ۲۰ کو مقام۔ ۲۱ کو سلار والہ چوکی۔ ۲۲ کو اوکھانا۔ ۲۳ کو لائل پور۔ ۲۴۔ ۲۵ مقام۔ ۲۶ کو نواں چوکی ۲۷ کو چنیوٹ۔ ۲۸ کو مقام۔ ۲۹ کو بخاری۔ ۳۰ نومبر کو بہوانہ پہنچینگے یکم دسمبر کو کہیوا۔ ۲ کو مقام۔ ۳ کو جھنگ ۴ کو مقام ۵ تاریخ باگھری ۶ کو ڈیرہ۔ ۷ کو شورکوٹ۔ ۸ کو رنگہ۔ ۹ کو مقام ۱۰ کو سرائے صدرہو۔ ۱۱ کو مقام۔ ۱۲ کو کبیر والہ ۱۳ کو راہو قادر پور ۱۴ کو ملتان۔ ۱۵ و ۱۶ کو مقام۔ ۱۷ کو ملتان سے روانہ ہو کر ۱۸ کو لاہور پہنچینگے۔ نواب صاحب کا داخلہ و روانگی پرائیویٹ ہوگی۔

پشاور لائن کو میشن جہانگیر پر ۳ر اکتوبر کی صبح کو ڈاکوؤں کے ایک جتھے نے حملہ کیا۔ انکی بندوقوں کے فیر ہوتے ہی عملہ کے تمام ملازم جنکی تعداد مختصر سی تھی معہ دو پولیسمینوں اور دو چوکیداروں کے جو مسلح نہ تھے بھاگ نکلے جو جو مال پسند آیا گٹھڑیاں باندھ چلتے بنے۔ اب پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔

بمبئی میں بسرپرستی حضور لفٹنٹ گورنر بہادر افزائش نسل مویشیان زراعت کیلئے خاص اہم تدابیر عمل میں لائی جائینگی سردست چار سو ایکڑ زمین اسکام کے لئے رکھی گئی ہے پچاس ہزار روپیہ چندہ کیا جائیگا اور ۴ ہزار گایوں سے کام شروع ہوگا۔ پندرہ ہزار روپیہ ہز آنر نے خود عطا فرمایا ہے۔ پانچ ہزار ایک اور صاحب نے یہ امر موجب مسرت ہے کہ ساہوکار لوگ بھی اس کام میں خوشی خوشی شامل ہو رہے ہیں۔

شملہ ۸ تاریخ کو ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ کا علمی جلسہ تھا حضور وائسرائے نے ایک پرزور تقریر کی۔

کلکتہ میں طغیانی بارش کے سبب سے چاولوں کی فصلوں کا سخت نقصان ہوا ہے تخمینہ کیا گیا ہے کہ چھ کروڑ روپیہ کی فصل برباد ہو گئی ہے ایسی نقصان ہندوستان میں بہت کم ہوا کرتے ہیں اکثر اسمیں بارش کی شکایت ہوا کرتی ہے نہ کثرت بارش کی۔ البتہ اتنی خوشی ہے کہ دیگر علاقہ جات بنگال اور ممالک مغربی شمالی میں چاولوں کی فصل اچھی ہو گئی ہے جہاں سے وقت پر پہنچ جانا ممکن ہے ورنہ سخت تباہی ہوتی۔

عالیجناب وائسرائے نے محض اس خیال سے کہ رؤسائے کاٹھیاوار کا دربار راجکوٹ کے موقع پر بہت خرچ نہ ہو انہیں فہمائش کی ہے کہ اپنے ساتھ کارڈھی نہ لائیں اور فقط نواب جوناگڈھ دعوت دینگے اور باقی رؤسا اپنے اپنے مکانوں میں اتریں گے یا خیموں میں ڈیرہ کرینگے۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ ہر ایک رئیس کا خرچ ۲ ہزار فی رئیس سے زیادہ ہوگا

بمبئی کے بعض سوداگروں نے مبلغ ۱۱ لاکھ کا دعوی محکمہ ڈاک کے برخلاف ہائی کورٹ میں بدین بیان دائر کیا ہے کہ ہم نے ایک پارسل بیمہ کر کے بمبئی سے محمد اسمٰعیل کے نام رنگون میں بھیجا تھا جس میں ساورین تھے مگر بجائے ساورین کے وہاں کھلنے پر معلوم ہوا کہ پارسل میں سکہ اور تانبا بھرا ہوا ہے۔ محمد اسمٰعیل عارف اور دیگر شہادتوں کے لئے بمبئی ہائیکورٹ نے مسٹر ایمہرسٹ ڈسٹرکٹ جج رنگون کو کمیشن مقرر کیا ہے صاحب موصوف اب شہادتیں حسب ضابطہ لیکر ہائیکورٹ کو بھیجینگے۔

کلکتہ کے طوفان زدگان کے امدادی فنڈ کی کارکن کمیٹی کو آنریبل ڈی ۔ ایم سیمیٹن مقیم رنگون کی طرف سے ایک پیغام تار بدیں مضمون پہنچا ہے کہ رنگون کے ایک بارسوخ رئیس حاجی محمد اسمٰعیل نے فنڈ مذکور کے لئے پانچہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔

غازی آباد مراد آباد ریلوے جو تیار اور جاری ہو گئی ہے اسکے پلیٹ فارموں کی نسبت پایونیر کا نامہ نگار شاکی ہے کہ وہ بہت ہی نیچے ہیں مسافروں کو جست کر کے گاڑی میں چڑھنا پڑتا ہے۔ کمزوروں۔ بیماروں۔ ضعیفوں اور عورتوں کو بڑی تکلیف ہے اور خصوصاً پردہ نشین خواتین کے لئے تو نہایت ہی دقت کی بات ہے۔ امروہہ۔ گڈھ مکتیسر۔ بابو گڈھ۔ اور ہاپڑ کے سٹیشنوں پر جو درجہ دوم کے سٹیشن کہلاتے ہیں برانڈے ایسے تنگ اور چھوٹے چھوٹے ہیں کہ اُنسے مینہہ اور دھوپ کا بھی پورا پورا بچاؤ نہیں۔ صاحب انجنیران چیف بہادر سے دو بار گذارش کیگئی مگر افسوس کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔

ہز ہائنس مہاراجہ ہلکر کی نسبت اخبار بنگالی رقمطراز ہے کہ مہاراجہ صاحب کو ہوشیار رہنا چاہیئے چند دن سے اس امر کی بڑی افواہ اُڑ رہی ہے کہ ہز ہائنس کئی طرح سے گورنمنٹ آف انڈیا کی ناراضی کا موجب ہوئے ہیں حال کی ایک بلوبک سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ افواہیں بے بنیاد نہیں ہیں۔ اور واقعی مہاراجہ صاحب کو آخری تنبیہہ کیجا چکی ہے۔ اور اس تنبیہہ کا ظاہر اگچہ بھی اثر نہیں ہوا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ظلم و ستم کی شکایات برابر شہر ہو رہی ہیں ممکن ہے کہ ان شکایات کی اصلیت کچھہ بھی نہو تاہم اگر وہ اسیطرح گورنمنٹ کے کانوں تک پہنچتی رہیں تو یہہ مہاراجہ صاحب کے حق میں اچھا اثر نہ پیدا کرینگی۔ ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے کہ یہہ بیانات بیحد و بے شمار ہیں اور واقعات سے کچھہ ایسے مطابق پڑتے ہیں کہ انکی نسبت بے بنیاد کہنا ٹھیک نہو گا۔ ریاست کی بدنظمی مالی حالت کی خرابی وغیرہ بہت سے امور قابل غور ہیں۔ دیوان ریاست بے اختیار ہو رہا ہے اور مہاراجہ صاحب کی سکرٹری کے آگے کوئی پیش نہیں چلتی۔

بمبئی سے پولیس کے تشدد کی مہیب خبر آئی ہے۔ تھانہ میں ایک چوری کی اطلاع ہوئی جسکی تفتیش کے لئے دہاتی پولیس گئی۔ صاحب ایڈیشنل جج نے لکھا ہے کہ پولیس کا گانوں میں پہنچنا گانوں کے لئے ایک خوفناک حکومت ہتی جو گانو پر دو دن تک رہی ان لوگوں کا طرز تفتیش سراسر جہالت پر دلالت کرتا ہے۔ گھر کے دروازہ پر چونکہ انہوں نے سُنار کی ایک قینچی پڑی پائی اسلئے خواہ مخواہ یہہ نتیجہ نکالا کہ کسی سنار نے یہہ چوری کی ہے اور گانوں کے سنار پر اشتباہ کیا اب ضروری تھا کہ اس سے اقبال کرایا جائے اسلئے اس گھر کے مردوں کو دن بھر طرح طرح سے ایذا دی۔ حتّٰی کہ ایک نے چوری کا اقبال کیا۔ مگر اب مال برآمد کرنا بھی ضروری تھا۔ یہاں تشدد کی حد ہو گئی۔ ایذا رسانی بیگناہ سے اقبال تو کرا سکتی ہے مگر مال برآمد نہیں کرا سکتی اس اقبال کنندہ کو پھر ایذا دینا شروع ہوا۔ اسکی ٹانگوں میں ایک لکڑی دیگئی اور کئی آدمیوں نے اسکے اعضاء سفلی پر لکڑیاں ماریں۔ آخر کار بیچارے مظلوم کو موت نے اس عذاب سے نجات دلائی اس غریب کی آنکھیں پھیر لیں اور دم دے دیا۔ مگر اسپر بھی پولیس کی چالاکی ختم نہوئی۔ اسکی لاش کو کنوئیں میں ڈالکر دہائی مچائی گئی کہ سُنار نے خودکشی کر لی ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا حماقت یا سخت دلی ہو سکتی ہے خیر خوشی یہہ ہے کہ سارے ملزموں کا عدالت میں چالان ہوا اور سشن جج کے ہاں سے چار چار اور دو دو برس کی قید با مشقت کا حکم ہوا مگر ہائیکورٹ نے اس سزا میں ایزاد کر کے دس دس برس اور پانچ پانچ برس کی سزا دی ابھی دو ہفتے بھی نہیں گذرے کہ کلکتہ ہائی کورٹ میں بھی ایذا رسانی پولیس کے کارنامہ کھلے تھے۔ چند شخصوں پر اشتباہ کیا گیا کہ وہ ایک خبر کا اخفا کرتے ہیں اسلئے پولیس انہیں پکڑ کر تھانہ میں لے گئی۔ جہاں انپر خوب مار پیٹ ہوئی مگر جب کچھہ نہ بتا سکے تو انکی عورتوں کو بھی تہانہ پہنچایا طرح طرح سے ستایا اور بے عزت کیا گیا اسی پر بس نہ کی بلکہ مردوں کو جبراً دو عورتوں کا گو کہلایا اور پیشاب پلایا گیا۔ اور یہہ لکھتے ہوئے شرم دامنگیر ہوتی ہے کہ مردوں کو زبان سے اپنی عورتوں کے اندام نہانی چاٹنے پڑے۔

فیروز پور میں ملیریا کا بدستور زور ہے۔

سال گذشتہ میں انڈین ریلویز کی کل آمدنی ۱۱۱۶۸۵۶۱۷ تین روپیہ ہوئی۔

پنجاب کے شمال مشرقی اضلاع میں اموات کی شرح بدستور بڑھی ہوئی ہے

لاہور میں کچھہ عرصہ سے چوریوں کی بڑی کثرت ہے ہمدرد لکھتا ہے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ پولیس نے اس موقع اور

اسسٹنٹ کمشنروں کے لئے پنجاب میں گورمکھی کا امتحان پاس کرنا بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جو سولین ۱۸۹۹ء سے پہلے سے پنجاب کمیشن میں داخل ہیں۔ وہ اس امتحان سے مستثنےٰ کئے گئے ہیں۔ امتحانی کاغذات دو جوابات رومن حروف میں ہونگے۔

چیتنیا لائبریری اور ینڈن سکوٹ ٹری کلب کیطرف سے حسب ذیل تمغہ جات انعام میں ملینگے (۱) ووڈبرن تمغہ طلائی۔ اس شخص کو جو انگریزی زبان میں "اکبر کے عہد اور اسکی سوانح عمری" پر سب سے اچھا مضمون لکھے یہ مضمون نواب لفٹنٹ گورنر نے انتخاب کیا ہے۔ (۲) دو نقرئی تمغے اُن دو شخصوں کو دیئے جائیں گے جو بنگالی زبان میں "ہندوستان میں قحط۔ انکے اسباب اور انکے روکنے کی تجاویز" پر سب سے اچھے مضمون لکھیں۔ آئندہ دسمبر کی ۳۱ تاریخ سے پہلے کاغذات سکرٹری چیتنیا لائبریری بیڈن سٹریٹ کلکتہ کے پاس پہونچ جانے چاہئیں۔ ہر ایک شخص مضمون بھیج سکتا ہے۔

۱۸ ستمبر کو ہنومان سنگھہ زمیندار بروالی کے مکان میں دو شخص کمی دوارکا سنگھہ ٹھاکر اور شیو نرائن رات کے وقت گھس آئے۔ اور زمیندار کو سویا پاکر گنڈاسوں سے اُسپر حملہ کیا۔ زمیندار کے گلے پر اور سر کے ایک طرف بہت سخت زخم لگا کر اپنے خیال میں اسی جان سے مار کر چلتے بنے۔ اب یہہ دونوں حوالات میں ہیں۔ زمیندار کی حالت بہت ردی ہے اور امید نہیں کہ وہ جانبر ہو سکے۔

ہانگ کانگ سے پرائیویٹ خبر آئی ہے کہ تیسری مدراس انفنٹری کو رہنے کی کوئی جگہہ نہیں ملتی سپاہیوں کے جہاں سیکھ سکھاتے ہیں وہیں

محاربہ ٹرانسوال

۳۰ ستمبر کروگر نے پریٹوریہ کو جو پیغام اپنی بیوی کے نام بھیجا۔ اسمیں لکھتا ہے کہ "میں تو اسیوقت جبکہ مکاڈوڈورپ فتح ہوا ہی سمجھہ لیا تھا کہ اب یہ اک بیہودہ اور اسلئے بالکل فضول کشمکش ہے۔ چنانچہ ہتھیار ڈالدینے اور اطاعت قبول کر لینے کی نسبت میں نے صلاح مشورہ بھی کیا لیکن زبردستی مجھے تو مسٹر سٹین اکسا گیا"

یکم اکتوبر۔ کوا ٹیپورٹ میل اس مہینہ کی پہلی کو جبکہ برٹش سپاہی بوروں کی سرنگیں اور بیگنیں اڑا رہے تھے ایک خوفناک حادثہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گورڈن ہائیلینڈرز کے بیس آدمی اسمیں تلف ہو گئے۔ لیکن اس سے بعد کی ایک خبر جو غالباً زیادہ قابل اعتماد اور صحیح ہو گی ظاہر ہے کہ صرف دو مرے اور آٹھہ زخمی ہوئے۔

۲ اکتوبر۔ نوآبادی اورنج ریور کی پولیس بھی جنرل بیڈن پاول کے ماتحت ہے۔ پس دونو ریاستوں کی لئے کل طاقت بارہ ہزار ہو گئی۔ ڈیلی ٹیلیگراف بیان کرتا ہے کہ تمام محافظ بریگیڈ کو ماٹیپورٹ سے روانہ ہو گئی اور انگلینڈ کو لوٹ رہی ہیں۔ لارڈ رابرٹس نے لارڈ میر کو پیغام تار بھیجا ہے کہ افسوس ہیں گلڈ ہال کی ضیافت میں شریک ہونے کے لئے ٹھیک وقت پر وطن نہیں پہونچ سکتا۔ اس سے بعد کی ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل ڈف ہندوستان کی اسسٹنٹ ایڈجوٹینٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں اور ۱۷ ماہ حال کو کیپ ٹون سے چل پڑیں گے۔ نٹال والسیئرز کا ایک بدرقہ سرحد نٹال پر پکڑا گیا ہے۔ اہالی تصیبہ السمس نے سویشی کو پیٹرزبرگ سے جانب شمال ہانک لیجانیکے لئے مہلت لی ہے بوروں کی پاس اسوقت دریائے اولیفینٹ کے کنارے کنارے بھی جسقدر مویشی ہیں انکا اندازہ پچاس ہزار کے قریب کیا جاتا ہے

۴ اکتوبر کی ایک تار برقی سے ظاہر ہے کہ بوروں نے پان سٹیشن کے قریب جاتی ہوئی ٹرین کو پٹڑی پر سے اتار دیا۔ مگر خیر گذری کہ زیادہ نقصان نہیں ہوا صرف پانچ سپاہی تلف ہوئے اور ایک افسر سمیت کل انیس زخمی۔ لارڈ رابرٹس جب شہر پیٹرمیرل دولنیئرز سے رخصت ہونے لگے ہیں تو آپنے فرمایا کہ مینے قطعاً ثابت کر دیا ہے کہ شہری سپاہیوں کو قومی مدافعت کا ایک بڑا جزو ہونا چاہیئے۔

کمانڈنٹ اولیور (بوئر) جو اپنے ۲ لڑکوں کے ۲۴ ستمبر کو کولمبو آ پہونچا۔ جب اس سے ملاقات کیگئی تو اسنے اپنے ساتھ انگریزوں کے سلوک کی بہت تعریف کی۔ وہ تحریر کرتا ہے کہ میں سکائینڈ کا باشندہ ہوں اور امید کرتا ہے کہ دو ماہ میں جنگ ختم ہو جائیگی اور پھر میں اپنی بیوی سے سکائینڈ جا ملونگا۔

کل ڈیاٹولوا کو چلا جائیگا۔

مختلف خبرین

اچھے اچھے بہادر بھی بعض اوقات ذرا ذرا خطرات سے ڈر جاتے ہین۔ اسکی بہت سی تاریخی نظیرین بیان کیجا سکتی ہین مگر نمونتہً صرف چند ذیل مین درج کرتے ہین:۔ لارڈ رابرٹس سا شیر دلیر تبھی جیسے بے آزار جانور سے ڈر جائے اور اسطرح خوف کھائے کہ بوئرون یا کسی اور دشمن سے بھی کبھی اتنا خطرہ پیدا نہ ہوا ہوگا۔ لارڈ ممدوح کے اس واقعہ کی تفصیل عجیب پر لطف اور دلچسپ بیانکی گئی ہے۔ مگر ممکن ہے کہ یہ بات لوگون کو عام طور پر معلوم نہ ہو کہ اور بھی بہت سے نامی اور ممتاز جنرل خاص موقعون پر اسطرح انتہا درجہ سہم گئے ہین چنانچہ ڈیوک آف ویلنگٹن ایکدفعہ اپنے ڈیرہ مین ایک بھڑ (زنبور) کو پاکر ایسا ڈرے ہی کہ پھر ہفتہ اس چھوٹے سے کیڑے کے سامنے پڑتے ہوئے انہین کپکپی چڑھ جاتی تہی۔ علی ہذا فیلڈ مارشل بیوشر کا جنہون نے واٹرلو کی میدان مین ویلنگٹن کی بڑی خدمت کی تہی ذکر ہے کہ آپ بچون کیطرح جنگلی چوہے سے ڈر جاتے تہے نپولین بونا پارٹ جسکی ہمت اور شجاعت کی دنیا عالم مین دہاک ہی اندہیرے سے ایسا خوف کہاتا تھا جو بیان سے باہر ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کمرہ مین روشنی بغیر کبھی نہین سویا۔ نپولین ایک حد تک توہمات باطلہ سے متاثر تہا۔ اور عجب نہین جو اسیوجہ سے تاریکی مین ڈر پوک بنجاتا ہو۔ لارڈ کچنر بہادر جن کے نام سے آج دنیا کانپتی ہے اور جنہون نے سوڈان جیسی دشوار گذار میدان کو سر کیا عورت ذات سے بڑی ہی ڈرتی ہین (میمون کا) سایہ دیکھتے ہی صم بکم رہجاتے ہین۔ واقعی مقام حیرت ہی کہ وہی مرد میدان جنسے بڑے بڑے معرکے ماری ہین جب ہی چار چھ حسین لیڈیون کے ساتھ ہونیکا اتفاق پڑتا ہے تو مثل طفل مکتب کے جھینپ جاتا ہی۔ کچھ ایسی ہی کیفیت کونٹ دون مولٹکی کی سنی جاتی ہے جو پرشیا کا نہایت مشہور و معروف جنرل تہا۔ ہان اتنا ذرق البتہ ان دونو کی مزاج مین تہا کہ آخر الذکر کو کسی دلفریب حسن کے ساتھ راز و نیاز کی باتین بنانے مین تامل نہ ہوتا تہا۔ آسٹریا کا ایک سربرآوردہ کمانڈر جسکی شجاعت اور مردانگی بیمیون جنگون مین عدیم النظیر مانی گئی ہے۔ اسے پانی سے بڑی دہشت معلوم ہوتی تہی وہ پل کیطرف بڑہتے ہوئے یا اور ایسی ہی موقعون پر بید کیطرح کانپا کرتا تہا: زمانہ قدیم کا ایک بہادر سپاہی سیپو نامی بھی پانی سے اسیطرح ڈرتا تہا۔ کہتے ہین کہ وہ صدہا شمشیر بکف دشمنون کا مقابلہ آسان سمجھتا تہا۔ بہ نسبت چند لہری ندی مین کودپڑنیکے۔ جنرل مینا جیسا شخص جسکا نام نامی ابتک اٹلی کے بچے بچے کی زبان پر ہے۔ لوٹری پر نظر پڑتے ہی کانپنے لگتا تہا۔ اور گریبولڈی جسنے اپنے ملک کو دشمنون سے بچایا تہا۔ ایک دفعہ اپنی کہانیکی کمرہ مین ایک ننہی سی چوہیا کو دیکھکر حواس باختہ ہوگیا تہا۔

سیلون کی پلانٹرز ایسوسی ایشن (انجمن باغبانان) نے یہ تجویز پاس کی ہی کہ آٹھ ہزار پونڈ (ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ) مسٹر ولیم میکینزی کو اسغرض سے دیا جاوے کہ وہ سیلون کی چاء کو اگلے سال ممالک امریکہ مین خوب مشتہر اور مشہور کرین اور اسیطرح قریباً اتنی ہی رقم مسٹر رنٹن کے حوالہ کیجائے گی کہ سال آئندہ وہ لنکا کی چاء کو ممالک یوروپ مین شہرت دین۔

روس کی گرمنٹ ڈجیس اوگا کو کل دنیا کے بچون مین سے متمول ترین بچہ کہہ سکتی ہین جس ہفتہ وہ پیدا ہوئی اسی ہفتہ دس لاکھ پونڈ کے انگریزی اور فرانسیسی سیکیوریٹی (نوٹ) اسکے نام پر خریدی گئے۔

پیرس کے ڈاکٹر ویریت نے مردون کو محنط کرنے کا ایک عمل دریافت کیا ہے جسکی کامیابی کی بہت کچھ امید ہے۔ ڈاکٹر موصوف مردے کو صرف محنط ہی نہین کرتے بلکہ جسطرح چمچون پر چاندی چڑھائی جاتی ہے اسطرح ××××× اون پر دات بھی چڑھا دیتے ہین اس طرح پر نقش غیر محدود زمانہ تک محفوظ رہ سکتی ہے۔ اور ایسی ٹھیک بنی رہتی ہے کہ ہلکی سی ہلکی جھریان بھی نمایان رہتی ہین۔ اور موسیائی شدہ جسم بالکل ذات کا ثبوت معلوم ہوتا ہے۔ عمل یہ ہے کہ نعش کو خالص کاربالک ایسڈ مین غسل دیکر (سلوز نائٹریٹ) سے خوب ملا جاتا ہی اسکے بعد ایک حوض مین جس مین برقی رو گذرتی ہو مردے کو لٹاتے ہین اور پھر خفیف کاسلوز نائٹریٹ دیتے ہین۔

ایک فرانسیسی محاسب نے حساب لگایا ہے کہ اسوقت گیارہ کروڑ ساٹھ لاکھ انسان انگریزی، آٹھ کروڑ پچاس لاکھ روسی، آٹھ کروڑ جرمنی اور پانچ کروڑ اسی لاکھ فرانسیسی زبان بولتے ہین۔ اس صدی کے آغاز مین فرانسیسی زبان بولنے والے سب سے زیادہ تہے۔ مگر اب یہ رتبہ انگریزی زبان کو حاصل ہی۔

گھوڑا بغیر خوراک کی صرف پانی پیکر ۲۵ روز تک زندہ رہ سکتا ہے۔ اور ۷ روز بغیر خوراک اور پانی کی لیکن خوراک ملے اور پانی نہ دیا جائے تو پانچ روز مین مرجاتا ہی۔

سرکاری طور پر بیان ہوا کہ لارڈ رابرٹس کمانڈر انچیف افواج انگلینڈ مقرر کیے گئے۔

لارڈ ولینڈون نے بجواب ایک استفسار کے بیان کیا کہ برٹش سپاہی جو خاتمہ جنگ کے بعد مستقل طور پر برخاست کیے جائین گے اونکو ۸ اپنس روزانہ کے حساب سے تاحیات پنشن ملیگی۔

باشندگان فلپائین نے بہ زور پکڑا آٹھ سو باغیون نے امریکہ کی زبردست فوجکو شکست دی۔ ۱۲۰ امریکن مارے گئے جن مین دو افسر ہین۔

جرمنی مین شطرنج بازی کا اسقدر شوق بڑہا ہوا ہے کہ بچے سے لیکر بوڑہے تک اسمین دلچسپی رکہتے ہین۔ کوریا مین ملاقات کے کارڈ ایک فٹ مربع ہوتے ہین۔

امریکہ مین ایک بیحد بیل طاقت والا بڑا انجن طیار کیا گیا ہے جس کا وزن مع ٹنڈر کے ۱۶۸ ٹن ہی اور ۱۶۶ انچ کے چھ پہیے ہین جن مین چودہ مربع میلونکی پیداوار بھری ہو بآسانی کھینچکر لے جاسکتا ہی اسکے سلینڈر کا قطر ۲۳½ انچ ہے۔ اور بائیلر ۱۰ فیٹ سے زیادہ بلند ہے انجن اور ٹنڈر کی مجموعی لمبائی ۶۳ فیٹ ۲½ انچ ہے۔ ٹنڈر مین ایکوقت مین پانچہزار گیلن پانی اور ۱۰ ٹن کویلہ سما سکتا ہے۔

برطانیہ عظم مین پندرہ کروڑ کی چائے سالانہ صرف ہوتی ہے۔

نمائشگاہ پیرس مین سفید سنگ مرمر کی ایک کلاک بھیجی گئی ہے جسکی قیمت ۸ لاکھ روپیہ مالک کو مطلق تھی مگر اوسنے لینے سے انکار کیا۔

چین مین ڈاکٹرونکی فیس ۴ سے لیکر ۱۲ تک مقرر کیگئی ہے۔

ایک جرمنی کی رائے ہے کہ اسکولون مین معمولی سلیٹ کی استعمال سے طلباء کی بصارت کم ہوجاتی ہے چنانچہ وہ ساعی ہے کہ سیاہی و قلم یا مصنوعی سفید سلیٹ پر کالی پنسل سے لکہا جائے جو طریقہ جرمن کے بعض اسکولون مین جاری ہوگیا ہے۔

جرمنی کے بعض حصون مین تمام مرد اور عورتین جو شادی کی دعوت مین مدعو کیجاتی ہین اپنے کہانے پینے کا خرچ خود ادا کرتی ہین۔

افریقہ کا سیاح میجر گبن تیرہ ہزار میل کا سفر کرکے زمبسی سے ام درمان پہونچا ہے۔

برٹش افواج کے کمانڈر انچیف کی تنخواہ ساڑہے چار ہزار پونڈ سالانہ ہے۔ انکا تقرر پانچسال کیلئے ہوا ہے اور ریٹائر ہونے پر انکو اتنی ہی پونڈ سالانہ پنشن ملیگی۔

ٹائمز کا ایک ٹیلیگرام مظہر ہے کہ لارڈ ٹینیسن نے اپنی ایک سپیچ مین جو اونہون نے مقام اڈیلیڈ مین دی تھی کہا کہ مین اور میرے ہمعصر گورنر حتی الوسع زور لگائین گے کہ آسٹریلیا والونکی لیے بھی انڈین سول سروس کہولی جائے جو دنیا بھر مین شریف ترین صیغہ ہی۔

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار متعینہ میڈرڈ واقع سپین بیان کرتا ہی کہ فرانس اور مراکو کے باہمی تعلقات کے مسئلہ پر سپین مین اب پھر خاص توجہ کیجارہی ہے۔ قریب یقین ہے کہ ان دونون ملکون مین نزاعہ چھڑجائیگا اور چھڑنیکا بھی جلدی ہی۔ بیان کیا گیا ہے کہ سپین کے مقبوضات واقع مراکو مین اسلحہ بھیجا جانیکو ہے۔ اگر گورنمنٹ نے ظاہر کیا ہی کہ جب فرنچ افواج جنگ ہونیکی صورت مین توات کو رستہ بڑہینگی۔ تو سپین اور سپلیا مین فوج بڑہانیکی ہمین ضرورت ہی کیا ہے۔ گورنمنٹ سپین یہ بہی کہتی ہے کہ اگر بالآخر فرانس اور مراکو مین لڑائی ہونے ہی لگی تو ہم بالکل الگ رہینگے نہ ایک کی طرفداری سے دشمن نہ دوسرے کی ہمدردی سے تعلق رکہینگے۔

اوٹاکمنڈ سے اخبار "ہندو" کا نامہ نگار لکہتا ہی۔ کوئمبٹور کے متصل ضلع مین سوت کاتنے کا ایک کارخانہ ہی جو دیسی ڈائریکٹرون کے اہتمام سے چلتا ہی اور اس سے گزشتہ سال فصلی مین بہت کچھ فائدہ ہوچکا ہے یعنی چھ لاکھ کا تو مال از قسم منقولہ و غیر منقولہ بطور سرمایہ کے اس سیزن مین کارخانہ سے نکلا۔ اور ایک لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ کا آئین خالص